مجھے دینِ اسلام سے پیار ہے

ختم کے معانی

تالیف

خادمِ دینِ اسلام

منیر احمد یوسفی (ایم۔اے)

مدیر اعلیٰ ماہنامہ "سیدھا راستہ" لاہور

ملنے کا پتا

جامع مسجد نگینہ 977-A بلاک B-III گجرپورہ (چائنہ) سکیم لاہور

042-36880027-28,0300-4274936

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب	:	''ختم کے معانی''
مؤلف	:	منیر احمد یوسفی (ایم۔اے)
	:	مدیر اعلیٰ ماہنامہ ''سیدھا راستہ'' لاہور.
پروگرامنگ	:	عثمان علی یوسفی
کمپوزر	:	حافظ عظیم احمد یوسفی، عظیم اعظم یوسفی
کمپوزنگ سینٹر	:	ابوبکر کمپوزنگ سینٹر چائنہ سکیم لاہور
		فون:28-042-36880027
پروف ریڈر	:	مفتی علامہ مولانا محمد آصف یوسفی
		علامہ مولانا محمد شفقت یوسفی
باراوّل	:	۱۱۰۰ (ربیع الاوّل) ۱۴۳۰ھ
باردوم	:	۲۲۰۰ (ربیع الاوّل) ۱۴۳۴ھ
بارسوم	:	۲۲۰۰ (رجب المرجب) ۱۴۳۶ھ
ہدیہ	:	۸۰ روپے
ناشرین	:	صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی (M.C.S)
		مفتی علامہ حافظ صاحبزادہ خلیل احمد یوسفی
		صاحبزادہ محمد ابوبکر صدیق یوسفی زمزمی

ویب سائٹ ایڈریس www.seedharastah.com
ای- میل ایڈریس info@seedharastah.com

ملنے کا پتا:

جامع مسجد نگینہ A-977 بلاک B-III چائنہ سکیم لاہور 0300-4274936

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱	سرورق۔	۱
۲	فہرستِ مضامین۔	۳
۳	بہ فیضانِ نظر۔	۵
۴	اِنتساب۔	۶
۵	پیشِ لفظ۔	۷
۶	ختم شریف کیا ہے؟	۹
۷	ختم کے معانی۔	۹
۸	قرآنِ مجید ختم کرنے والوں پر فرشتوں کا دُرود۔	۱۵
۹	نزولِ رحمت۔	۱۵
۱۰	ختم قرآنِ مجید کے وقت حاضری۔	۱۵
۱۱	ختم قرآنِ مجید کی ایک اور روایت۔	۱۶
۱۲	اکٹھ برادری بموقع ختم قرآنِ مجید۔	۱۶
۱۳	ختم قرآنِ مجید کی محفل میں جانے کے لئے کھڑے ہونا۔	۱۷
۱۴	ختم قرآنِ مجید کے موقع پر دوستوں کو بلانا۔	۱۹
۱۵	ختم قرآنِ مجید کے موقع پر دُعا۔	۱۹
۱۶	ختم شریف۔	۲۱
۱۷	مخلوق کے نام کنواں۔	۲۳
۱۸	پھل یا پھلوں والے باغ مخلوق کے نام۔	۲۶
۱۹	جائز۔	۲۷
۲۰	سرکارِ کائنات ﷺ کے نامزد بکری۔	۲۸
۲۱	نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے نام کا جانور ذبح کرنا۔	۲۸
۲۲	حضرت سیّدۃ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے بکری ذبح کرنا۔	۲۹

۲۳ حضور ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لئے جانور ذبح کرنا۔ ۳۰
۲۴ امیر المؤمنین حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا مال اور نفع۔ ۳۱
۲۵ مال صدیقی رضی اللہ عنہ کا فائدہ۔ ۳۲
۲۶ فوت شدہ کے لئے صدقہ وخیرات۔ ۳۴
۲۷ ختم کے بعد اُونٹ کی قربانی۔ ۳۵
۲۸ نورانی طبق میں صدقہ وخیرات کا ثواب۔ ۳۶
۲۹ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہِ اَقدس میں کھانا ہدیہ کے طور پر پیش کرنا۔ ۳۶
۳۰ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں۔ ۳۸
۳۱ درویشوں کے لئے کھانا۔ ۳۸
۳۲ فاتحہ شریف کے لئے کھانے کا اِہتمام۔ ۳۹
۳۳ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کا اپنا واقعہ۔ ۳۹
۳۴ پڑھائی کا ثواب۔ ۴۰
۳۵ شیخ ابو یزید قرطبی علیہ الرحمہ اور ایک نوجوان۔ ۴۱
۳۶ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ اور حاجی حبیب مرحوم۔ ۴۲
۳۷ ایک کُردی ڈاکو۔ ۴۳
۳۸ میّت کے لئے اِستغفار۔ ۴۴
۳۹ دوسرے یا تیسرے دن دُعا اور اِستغفار کا واقعہ۔ ۴۶
۴۰ فوت شدہ اِیمان والے کے لئے ہاتھ اُٹھا کر دُعا کرنا۔ ۴۷
۴۱ فوت شدہ کے لئے دُعا۔ ۴۹
۴۲ ایک سال سے ثواب کی تقسیم۔ ۵۰
۴۳ کافر کے لئے ایصالِ ثواب نہیں' واقعہ۔ ۵۰
۴۴ فاتحہ شریف یا ختم شریف پڑھنے کا طریقہ۔ ۵۲
۴۵ دُعا۔ ۵۶

بفیضانِ نظر

پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت، نیّرِ اَوجِ شرافت، مصرِ محبت،
زبدۃ العارفین، پیکرِ صدق وصفا، عاشقِ رسول،
فنافی الرسول، پروانۂ توحید و رسالت، امین علم لدُنی
قطبِ جلی، نائب غوث الثقلین، منظورِ نظر داتا گنج بخش

حضرت قبلہ علامہ مولانا

حاجی محمد یوسف علی نگینہ صاحب

﴿نقشبندی، مجددی، قادری، چشتی، سہروردی﴾

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مرکزِ اَنوار و تجلیات

آستانہ عالیہ پیلے گوجراں شریف چک نمبر ۱۷۶ گ۔ب
تحصیل سمندری، ضلع فیصل آباد

اِنتساب

یہ کتاب بندۂ ناچیز اپنے پیر و مرشد عالم یلمعی، فاضل لوذعی، پیر طریقت، رہبر شریعت، امینِ علم لدُنی، حضرت قبلہ علامہ حاجی **محمد یوسف علی نگینہ** صاحب علیہ الرحمہ اور اپنے والدین مرحومین کی طرف منسوب کرتا ہے اور دُعا گو ہے کہ جتنے لوگ اِس کتاب کو پڑھیں، اُن کو ختم شریف کے معانی اور مقاصد سمجھ میں آ جائیں اور جو لوگ اِس کتاب کے پڑھنے سے پہلے وصال شدہ عزیز واَقارب کے لئے اِیصالِ ثواب نہیں کرتے تھے، وہ اِیصالِ ثواب کریں اور دُعاؤں میں بندۂ ناچیز کے والدین مرحومین کو بھی یاد رکھیں۔

نیاز آگین

منیر احمد یوسفی عفی عنہ

پیشِ لفظ

مسلمان کی زندگی صرف اِسی دُنیا تک ہی نہیں بلکہ عالَم برزخ اور عالَم آخرت میں بھی ہے اور عالَم آخرت کی زندگی اَبدی زندگی ہے۔ جبکہ کافر اپنے نظام زندگی کو اِس دُنیا تک ہی محدود سمجھتا ہے۔ مرنے کے بعد کی زندگی کے معاملات سے بالکل اِنکاری ہے۔ حالانکہ قرآنِ مجید اور اَحادیثِ مقدسہ میں مسلمانوں کے لئے قیامت کے دِن جزا و ثواب اور کافروں کے لئے سزا و عذاب کا بڑی تفصیل سے ذکر موجود ہے۔

مسلمانوں کے لئے حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے اِرشاد مبارک فرمایا کہ اِنہیں مرنے کے بعد بھی ثواب پہنچتا ہے۔ نیز اِسلامی نظام میں کئی اَیسے اَعمال بھی ہیں کہ زندہ آدمی میّت کو ثواب پہنچانے کی نیّت سے کرے تو اُن کا ثواب اور نفع بھی میّت کو پہنچتا ہے جسے عرفِ عام میں **اِیصالِ ثواب** کہتے ہیں۔

یہ مسئلہ جمہورِ اُمّت کے نزدیک مسلّم، بلکہ معمول بنا رہا ہے اور تفصیلات اور جزئیات کے بعض معمولی اِختلافات کے باوجود اِس پر آئمہ اُمّت کا خلفاً عن سلف اِتفاق اور اِجماع رہا ہے کہ زندوں کی دُعا و اِستغفارؔ اور فوت شدہ کے لئے صدقات وغیرہ کرنے سے مُردوں کو نفع ہوتا ہے اور ثواب پہنچتا ہے۔

حاملانِ دین کے تمام وہ طبقے جن کی وساطت سے علم دین کی اَمانت ہم تک پہنچی ہے یعنی فقہاء و مجتہدین اور محدثین و مفسرین سب ہی اپنے نزدیک قابلِ اِتباع دلائل و براہین کی بنیاد پر قائل ہیں۔ لیکن ہمارے دَور کے بعض حضرات کو اِس سے اِنکار ہے اور اِس اِنکار میں زیادہ حصّہ اُن لوگوں کا ہے جن کو حدیث شریف کی حجت دینی ہونے پر یقین و اِعتماد نہیں ہے۔

غیر مقلدین کے ترجمان وحید الزماں صاحب نے اپنی کتاب **تیسیر الباری** شرح بخاری کی جلد ۴ ص ۲۲ پر لکھا ہے کہ

''میّت کو خیرات اور صدقے کا ثواب پہنچتا ہے لیکن معتزلہ نے اِس کا اِنکار کیا ہے''۔

اِسی طرح ایک اور بے دین گمراہ فرقہ جسے **خوارج** کہتے ہیں وہ بھی اِیصالِ ثواب کا منکر ہے۔ نیچریوں اور اہلِ قرآن کا لاہوری قائد غلام احمد پرویز بھی اِیصالِ ثواب کا منکر ہے۔

اِیصالِ ثواب کے لئے میّت کا مومن، صحیح العقیدہ ہونا شرط ہے کیونکہ کافر، مشرک، منافق اور بدعقیدہ کو قطعاً کوئی ثواب نہیں ملتا۔ اِیصالِ ثواب کرنے کے لئے مسلمان پورا قرآنِ مجید یا اِس کی کچھ سورتوں کو پڑھ کر دُعا کرتے ہیں۔ جس کو **ختم شریف** کہا جاتا ہے۔ اِس کتاب میں **ختم شریف** کی شرعی حیثیت کو بیان کیا گیا ہے۔ دُعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ جلالہٗ پڑھنے والوں کو اِس کتاب سے نفع عطا فرمائے اور جو لوگ ضد برائے ضد کے نامعقول اُصول پر قائم ہیں اُن کی شرح صدر فرمائے۔ آمین!

خیر اَندیش

(صاحبزادہ) مفتی حافظ **خلیل احمد یوسفی** عفی عنہ

ختم شریف کیا ہے؟

ختم شریف کے بارے میں جاننے کے لئے ضروری ہے کہ یہ جانا جائے لفظِ ختم کے معانی کیا ہیں؟ اِس لفظ کے اِستعمال کا آغاز کب ہوا؟ کس نے سب سے پہلے ختم کا لفظ اِرشاد فرمایا اور آج ختم شریف کا کیا مطلب لیا جاتا ہے۔

یہاں اُن لوگوں کی نادانی اور بے علمی پر بحث نہیں ہوگی جو لفظ ختم کا مذاق اُڑاتے ہیں کیونکہ اَیسے لوگوں کا فہم و فراست اور علم و شعور سے کوئی تعلق نہیں۔ شاید اُن کا مذہب اِسلام نہیں بلکہ اُن کا مذہب ٹھٹھہ مذاق اور یاوہ گوئی ہے۔

ختم کے معانی:

ختم کا لفظ' عربی زبان کا لفظ ہے اور مذکر ہے۔اِس کے معانی ہیں: اَخیر' اَنجام' اِنتہا' تمام' اِتمام یعنی پورا کرنا' تکمیل' اَنجام کو پہنچانا۔

اُردو لغت میں ختم کے مختلف معانی ہیں قرآن شریف کے ختم ہونے کا نظام' فاتحہ' نذر نیاز' ختم کرنا' تمام کرنا' اَنجام کو پہنچانا' فاتحہ دِلوانا' قرآنِ مجید کا تمام کرنا' ختم ہونا' قرآن شریف کا پورا ہونا۔

عربی لغت اور محاورے کی رُو سے ختم کے معانی بند کرنے، کسی کام کو پورا کر کے فارغ ہوجانے، آخر تک پہنچ جانے اور مہر لگانے کے ہوتے ہیں۔ **خَتَمَ الْعَمَلَ** کے معنی ہیں **فَرَغَ مِنَ الْعَمَلِ** ''کام سے فارغ ہوگیا''۔ اسماعیل الجوہری الصحاح میں لکھتے ہیں **خَتَمَ اللّٰہُ لَہٗ بِخَیْرٍ** ''اللہ تبارک وتعالیٰ اُس کا خاتمہ بالخیر فرمائے''۔ **وَخَتَمْتُ الْقُرْآنَ بَلَغْتُ آخِرَہٗ** ''یعنی میں نے قرآن مجید ختم کرلیا اور آخیر تک پہنچ گیا''۔ **خَتَمَ الشَّیْءَ بَلَغَ اٰخِرَہٗ** ''کسی چیز کو ختم کرنے کا مطلب ہے

اُس کے آخر تک پہنچ جانا''۔ اِسی معنی میں ختم قرآن بولتے ہیں۔

ختم کا لفظ قرآنِ مجید اور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی نورانی زبانِ وحی ترجمان سے نکلا ہوا مبارک اور مقدس لفظ ہے جس کا قرآنِ مجید اور مختلف کتبِ اَحادیث میں ذکر آتا ہے۔ ذیل میں آپ اِس کو ملاحظہ فرمائیں گے۔ (انشاءاللہ العزیز)

فہم وفراست اور علم وشعور اور عقل سے کام نہ لینے والے لوگ مذاقاً اور ٹھٹھہ کے طور پر کہتے ہیں ختم کے معانی ہیں ختم، یعنی جو ختم ہو گیا وہ ختم ہو گیا' مٹ گیا۔ اَب پیچھے کیا رہ گیا تو اِس کا کیا فائدہ؟ اَیسی گفتگو محض کم علمی' نادانی اور بے خبری کے سوا کچھ نہیں اگر اِیمان اور علم سے دشمنی نہ ہوتی تو اَیسی بات نہ کہی جاتی۔

حضرت اِمام بخاری علیہ الرحمہ نے صحیح بخاری **کِتَابُ التَّفْسِیْرِ** میں ایک باب باندھا ہے۔ ''**بَابٌ فِیْ کَمْ یُقْرَءُ الْقُرْآنُ؟**'' [1] اِن اَلفاظ کا ترجمہ وحید الزماں صاحب غیر مقلد نے کیا ہے۔ **قرآن شریف کتنے دِن میں ختم کرنا چاہیئے؟**

اِس باب میں حضرت اِمام بخاری علیہ الرحمہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث شریف نقل کی ہے جس میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے میرے روزوں اور تلاوتِ قرآنِ مجید کے بارے میں سوال فرمایا۔

نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: **کَیْفَ تَخْتِمُ** ؟ ''تم قرآنِ مجید کتنے دِنوں میں ختم کرتے ہو؟''

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: **کُلَّ لَیْلَةٍ** ''ہر رات میں ایک ختم کرتا ہوں''۔

نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: **اِقْرَأِالْقُرْآنَ فِیْ کُلِّ شَھْرٍ** ''ہر مہینے میں قرآنِ مجید کا ایک ختم کیا کر''۔

---

[1] تیسیر الباری جلد ۶ ص ۵۴۰' بخاری جلد ۲ ص ۷۵۵' مسلم جلد ۲ ص ۳۶۶' الترغیب والترھیب جلد ۲ ص ۱۳۰' مسند احمد جلد ۲ ص ۱۵۸۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اُطِیقُ اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ ''یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) میں اِس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں''۔

نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: وَاقْرَأْ فِیْ کُلِّ سَبْعِ لَیَالٍ مَرَّۃً ''پھر قرآنِ مجید کا ختم سات راتوں میں ایک بار کر''۔ [۲]

اِس حدیث شریف کی تشریح میں وحیدالزماں صاحب نے لکھا ہے: ''دوسری روایت میں یوں ہے کہ آپ نے پہلے ایک ماہ میں ختم کرنے کے لئے فرمایا' پھر پچیس دنوں میں' پھر بیس دِنوں میں' پھر پندرہ دِنوں میں' پھر پانچ دِنوں میں اور اِس سے کم کی اِجازت نہ دی...... سعید بن منصور نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نکالا کہ قرآن تین دِن سے کم میں ختم نہ کرو.... نووی نے کہا مختار یہ ہے کہ اِس میں کوئی خاص حد مقرر نہیں۔ بلکہ ہر شخص کی حالت' قوت اور فرصت پر منحصر ہے۔ بہرحال وہاں تک پڑھ سکتا ہے جب تک خستگی اور ماندگی پیدا نہ ہو...... اور بہت سے سلف سے ثابت ہوا ہے کہ اُنہوں نے تین دن سے کم میں قرآن شریف ختم کیا''۔ (تیسیر الباری جلد ۶ ص ۵۴۲ من وعن)

وحیدالزماں صاحب نے لکھا ہے: ''قسطلانی نے کہا۔۔۔ اور میں نے قدس شریف ۸۶۷ھ میں ایک شخص ابوالطاہر رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا وہ رات دن میں قرآن کے پندرہ ختم کرتے ہیں اور جن لوگوں نے قرآن کو ایک رکعت میں ختم کیا ہے وہ بہت سے لوگ ہیں اُن میں سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور تمیم داری رضی اللہ عنہ اور سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ اور رضی بکری فقیہہ (بھی ہیں) وہ سارا قرآن ایک رکعت میں ختم کرتے تھے''۔ (تیسیر الباری جلد ۶ ص ۵۴۴ من وعن)

الخیرات الحسان میں حضرت علامہ شیخ شہاب الدین احمد بن حجر مکی علیہ الرحمہ نے لکھا ہے ''حضرت خارجہ بن مصعب علیہ الرحمہ نے کہا: خَتَمَ الْقُرْآنَ فِیْ رَکْعَۃٍ اَرْبَعَۃٌ مِّنَ الْاَئِمَۃِ ''قرآنِ مجید کو ایک رکعت میں از اوّل تا آخر آئمہ

---

[۲] بخاری جلد ۲ ص ۷۵۵' تیسیر الباری جلد ۶ ص ۵۴۱۔

میں سے چار حضرات نے پڑھا اور وہ امیر المؤمنین حضرت عثمان بن عفان، حضرت تمیم داری، حضرت سعید بن جبیر اور حضرت امام ابوحنیفہ ہیں رضی اللہ عنہم۔ [۳]

اِنہی سے روایت ہے:

خَتَمَ الْقُرْآنَ فِیْ رَکْعَةٍ دَاخِلَ الْکَعْبَةِ
اَرْبَعَةٌ وَ عَدَّ مِنْهُمْ اَبَاحَنِیْفَةَ

(یہ کہ قرآنِ مجید کا ختم ایک رات میں بیت اللہ شریف کے اندر چار حضرات نے کیا ہے اور اُن چار حضرات میں حضرت امام ابوحنیفہ (رضی اللہ عنہ) کو شمار کیا گیا ہے)۔[۴]

رُوِیَ عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَ کَانَتْ طَائِفَةٌ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ کُلَّهُ فِی لَیْلَةٍ اَوْرَکْعَةٍ وَرُوِیَ ذٰلِکَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَ تَمِیْمِ الدَّارِیْ وَ کَانَ سَلِیْمٌ یَخْتِمُ الْقُرْآنَ فِیْ لَیْلَةٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ذَکَرَ ذٰلِکَ اَبُوْ عُبَیْدٍ وَّقَالَ صَاحِبُ التَّوْضِیْحِ اَکْثَرُ مَا بَلَغَنَا قِرَاْةُ ثَمَانِ خَتَمَاتٍ فِی الْیَوْمِ وَ اللَّیْلَةِ وَ قَالَ السَّلْمٰی سَمِعْتُ الشَّیْخَ اَبَاعُثْمَانَ الْمَغْرِبِیَّ یَقُوْلُ اِنَّ ابْنَ الْکَاتِبِ یَخْتِمُ بِالنَّهَارِ اَرْبَعَ خَتَمَاتٍ وَّ بِاللَّیْلِ اَرْبَعَ خَتَمَاتٍ[۵]

"حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور بعض دیگر حضرات کے متعلق مروی ہے کہ وہ ایک دِن میں قرآنِ پاک ختم کرتے تھے اور ایک رکعت میں سارا قرآنِ مجید ختم کرتے تھے۔ امیر المؤمنین حضرت سیدنا عثمان غنی اور (حضرت) تمیم داری رضی

[۳] الخیرات الحسان ص ۳۴۔ [۴] الخیرات الحسان ص ۴۵ (بحوالہ سوانح بے بہا امام اعظم ابوحنیفہ ص ۸۷، تصنیف شاہ ابوالحسن زید فاروقی نقشبندی مجددی چھاپہ شرقپور شریف)۔ [۵] عمدۃ القاری جلد ۱۰ جز ۲۰ ص ۶۰، تفہیم البخاری جلد ۷ ص ۸۰۹۔

اللہ تعالیٰ عنہما ایک رکعت میں قرآنِ پاک ختم کرتے تھے۔ حضرت ابوعبید علیہ الرحمہ نے ذکر کیا کہ حضرت سلیم علیہ الرحمہ ایک رات میں تین بار قرآنِ پاک ختم کرتے تھے۔ صاحبِ توضیح نے کہا ہمیں بکثرت یہ خبر پہنچی ہے کہ ایک دن اور رات میں آٹھ بار قرآنِ پاک ختم کرتے تھے۔ حضرت سلمی علیہ الرحمہ نے کہا میں نے حضرت شیخ ابوعثمان مغربی علیہ الرحمہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ حضرت ابنِ کاتب قرآنِ کریم دِن میں چار بار اور رات میں بھی چار بار ختم کرتے تھے''۔

رُوِیَ عَنْ عُثْمَانَ اَنَّهٗ كَانَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِیْ رَكْعَةٍ يُوْتِرُبِهَا ۶؎ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّهٗ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِیْ رَكْعَةٍ فِی الْكَعْبَةِ ۷؎ وَعَنْ تَمِيْمِ الدَّارِیْ اَنَّهٗ كَانَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِیْ رَكْعَةٍ. ۸؎

''امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عثمان غنی (رضی اللہ عنہ) کے متعلق روایت ہے کہ وہ ایک رکعت میں پورا قرآنِ مجید ختم کرتے تھے اور حضرت سعید بن جبیر (رضی اللہ عنہ) نے خانہ کعبہ میں ایک رکعت میں پورا قرآنِ مجید ختم کیا اور حضرت تمیم داری (رضی اللہ عنہ) کے متعلق روایت ہے کہ وہ (بھی) ایک رکعت میں قرآنِ مجید ختم کرتے تھے''۔

جامع ترمذی میں حضرت اِمام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ الترمذی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، میں نے بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کیا ''یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) میں کتنے دنوں میں قرآنِ مجید ختم کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِخْتِمْهُ فِیْ شَهْرٍ ''اِسے ایک ماہ میں ختم کرو''۔

۶؎ ترمذی جلد۲ص ۱۲۳، شرح السنۃ جلد۳ص ۴۰، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۳ص ۲۵۔ ۷؎ شرح السنۃ جلد۳ص ۴۰ بحوالہ طحاوی شریف جلد۱ص ۲۰۵، ترمذی جلد۲ص ۱۲۳۔ ۸؎ شرح السنۃ جلد۳ ص ۴۰ بحوالہ طحاوی شریف جلد۱ص ۲۰۵۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے عرض کیا: اِنّی اُطِیْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ "میں اس سے افضل طاقت رکھتا ہوں"۔

رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِخْتِمْہُ فِی عِشْرِیْنَ "تم اسے بیس دنوں میں ختم کرو"۔ حضرت عبداللہ بن عَمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے عرض کیا: اِنّی اُطِیْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ "میں اس سے اَفضل طاقت رکھتا ہوں"۔

رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِخْتِمْہُ فِی خَمْسَۃَ عَشَرَ "تم اس کو پندرہ دنوں میں ختم کرو"۔

حضرت عبداللہ بن عَمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے عرض کیا: اِنّی اُطِیْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ "میں اس سے افضل طاقت رکھتا ہوں"۔

رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِخْتِمْہُ فِیْ عَشَرَ "تم اس کو دس دنوں میں ختم کرو"۔

حضرت عبداللہ بن عَمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے عرض کیا: اِنّی اُطِیْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ "میں اس سے افضل بہتر طاقت رکھتا ہوں"۔

رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِخْتِمْہُ فِیْ خَمْسٍ "تم اس کو پانچ دنوں میں ختم کرو"۔

حضرت عبداللہ بن عَمرو رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں: اِنّی اُطِیْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ "میں اس سے اَفضل طاقت رکھتا ہوں"۔

حضرت عبداللہ بن عَمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس سے کم دنوں میں ختم کرنے کی اجازت نہ دی"۔ [9]

---

[9] ترمذی حدیث نمبر ۲۹۴۶، شرح السنۃ جلد۳ ص۳۹، ترمذی جلد۲ ص۱۲۳، فتح الباری جلد۹ ص۱۱۹، سنن دارمی جلد۲ ص۴۷۱۔

قرآنِ مجید ختم کرنے والے پر فرشتوں کا دُرود:

سنن دارمی میں حضرت اِمام الکبیر ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن فضل بن بہرام دارمی علیہ الرحمہ نے باب باندھا ہے: بَابٌ فِیْ خَتْمِ الْقُرْآنِ ۱۰ ''ختم قرآن کا باب'' اِس میں لکھتے ہیں:-

حضرت اِمام دارمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں' ہم سے حضرت ابومغیرہ علیہ الرحمہ نے بیان کیا' اُنہوں نے حضرت اِمام اَوزاعی رحمۃ اللہ علیہ سے، اُنہوں نے حضرت عبدہ علیہ الرحمہ سے' فرماتے ہیں:

اِذَا خَتَمَ الرَّجُلُ الْقُرْآنَ بِنَهَارٍ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى يُمْسِىْ وَاِنْ فَرَغَ مِنْهُ لَيْلًا صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَآ ئِكَةُ حَتّٰى يُصْبِحَ ۱۱

''جب کوئی شخص صبح کے وقت قرآنِ مجید ختم کرتا ہے تو فرشتے شام تک اُس پر دُرود بھیجتے ہیں اور اگر کوئی قرآنِ مجید ختم کر کے شام کو فارغ ہوتا ہے تو فرشتے صبح تک اُس پر دُرود بھیجتے ہیں''۔

نزولِ رحمت:

وَعَنْ مُجَاهِدٍ: قَالَ' تَنْزِلُ الرَّحْمَةُ عِنْدَ خَتْمِ الْقُرْآنِ ۱۲

''حضرت مجاہد (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے' فرماتے ہیں' ختم قرآنِ مجید کے وقت رحمت کا نزول ہوتا ہے''۔

ختم قرآنِ مجید کے وقت حاضری:

(حَدَّثَنَا) سُلَمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا صَالِحُ الْمَرِیُّ عَنْ

۱۰ سنن دارمی جلد۲ ص ۴۶۸ ۔ ۱۱ دارمی جلد۲ ص ۴۶۹ ۔ ۱۲ جلاء الافہام ص ۲۳۲۔

اَیُّوبَ عَنْ اَبِیْ قَلَابَۃَ رَفَعَهُ قَالَ مَنْ شَهِدَ الْقُرْآنَ حِیْنَ یُفْتَتَحُ فَكَاَنَّمَا شَهِدَ فَتْحاً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ مَنْ شَهِدَ خَتْمَهٗ حِیْنَ یُخْتَمُ فَكَاَنَّمَا شَهِدَ الْغَنَائِمَ حِیْنَ تُقْسَمُ ؁۱۳

''حدیث بیان کی ہم سے حضرت سلیمان بن حرب علیہ الرحمہ نے' اُنہوں نے حضرت صالح مری علیہ الرحمہ سے' اُنہوں نے حضرت ایوب علیہ الرحمہ سے اُنہوں نے حضرت ابوقلابہ علیہ الرحمہ سے' اُنہوں نے فرمایا: ''قرآنِ مجید شروع ہونے کے وقت حاضر ہونا ایسا ہے جیسے فتح **فی سبیل اللہ** کے وقت حاضر ہونا ہے اور (قرآنِ مجید) جب ختم ہو رہا ہو تو (اُس کے) ختم (شریف) کے وقت حاضر ہونا اَیسے ہے جیسے مالِ غنیمت کی تقسیم کے وقت حاضر ہوا جاتا ہے''۔

ختم قرآنِ مجید کی ایک اور روایت:

جلاء الافہام میں ابن قیم الجوزی نے لکھا ہے' سترھواں موقع دُرود شریف پڑھنے کا (بوقت) دُعا ہے'

وَقَدْ نَصَّ الْاِمَامُ اَحْمَدُ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَی الدُّعَاءِ عَقْبَ الْخَتْمَةِ

''حضرت اِمام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ نے نص سے ثابت کیا ہے کہ ختم قرآن کے بعد دُعا کی جائے''۔ (ص ۲۳۱)۔

اَکٹھ برادری بموقع ختم قرآنِ مجید:

(۱) حضرت ابوالحارث علیہ الرحمہ کی روایت میں ہے:

كَانَ اَنَسٌ اِذَا خَتَمَ الْقُرْآنَ جَمَعَ اَهْلَهٗ وَوُلْدَهٗ ؁۱۴

؁۱۳ دارمی جلد۲ ص ۴۶۸ (دارالکتاب العلمیۃ)۔ ؁۱۴ جلاء الافہام ص ۲۳۱ (مطبوعہ دارالکتاب العربی بیروت لبنان)۔

"حضرت انس رضی اللہ عنہ جب قرآنِ مجید ختم کرتے تو اپنے اہل و اولاد کو جمع کرتے"۔ اِس روایت کو حضرت ثابت رضی اللہ عنہ سے مجمع الزوائد میں بھی نقل کیا گیا ہے۔

(۲) حضرت یوسف بن موسیٰ علیہ الرحمہ کی روایت میں ہے:

وَقَدْ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَخْتِمُ الْقُرْآنَ فَيَجْتَمِعُ اِلَيْهِ قَوْمٌ فَيَدْعُوْنَ؟ قَالَ: نَعَمْ، رَاَيْتُ مَعْمَرًا يَفْعَلُهُ اِذَا خَتَمَ ۱۵

"اور اُن سے پوچھا گیا کہ ایک آدمی قرآنِ مجید ختم کرتا ہے اور لوگ اُس کے پاس اکٹھے ہو کر دُعا کرتے ہیں، فرمایا' ہاں! میں نے حضرت معمر علیہ الرحمہ کو دیکھا ہے کہ جب ختم قرآنِ مجید ہوتا تو ایسا ہی کرتے"۔

حضرت اِمام دارمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، ہم سے حضرت سلیمان بن حرب علیہ الرحمہ نے بیان کیا، اُنہوں نے حضرت صالح علیہ الرحمہ سے، اُنہوں نے ثابت بنانی علیہ الرحمہ سے، فرماتے ہیں:

كَانَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اِذَا اَشْفٰى عَلٰى خَتْمِ الْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ بَقِيَ مِنْهُ شَيْئًا حَتّٰى يُصْبِحَ فَيُجْمِعُ اَهْلَهٗ فَيَخْتِمُهٗ مَعَهُمْ ۱۶

"حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ رات کے وقت ختم قرآن میں لگے رہتے، جو کچھ (قرآنِ مجید) باقی رہ جاتا یہاں تک کہ صبح ہو جاتی تو آپ اپنے اہل وعیال کو جمع فرماتے پھر اُن کے ساتھ (مل کر) قرآنِ مجید کا ختم کرتے"۔

ختم قرآنِ مجید کی محفل میں جانے کے لئے کھڑے ہونا:

حضرت اِمام دارمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، ہم سے حضرت سلیمان بن

۱۵ جلاء الافہام ص ۲۳۱، دارمی جلد ۲ ص ۴۶۹ (عن ثابت)۔ ۱۶ سنن دارمی جلد ۲ ص ۴۶۸۔
۱۷ دارمی جلد ۲ ص ۴۶۸۔

حرب علیہ الرحمہ نے بیان کیا' اُن سے حضرت صالح مری علیہ الرحمہ نے بیان کیا' اُنہوں نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا:

كَانَ رَجُلٌ يَّقْرَأُ فِي مَسْجِدِ الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ وَضَعَ عَلَيْهِ الرَّصْدَ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ خَتْمِهِ قَامَ فَتَحَوَّلَ اِلَيْهِ [۱۷]

''ایک شخص مدینہ منورہ کی مسجد میں قرآنِ مجید پڑھتا تھا اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اِس پر کسی خبر گیر کو مقرر فرماتے تھے۔ جب ختم قرآن کا دن ہوتا تو (حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما) وہاں جانے کے لئے کھڑے ہوتے''۔ اَلفاظ کے کچھ اِختلاف سے اِسی طرح ابن قیم الجوزی نے اپنی کتاب جلاء الافہام میں لکھا ہے' بحوالہ فضائل القرآن (تالیف حضرت ابو عبید علیہ الرحمہ) حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے' فرماتے ہیں' ایک شخص مدینہ منورہ میں رہتا تھا وہ اپنے دوستوں کے سامنے اوّل تا آخر پورا قرآنِ مجید ختم کرتا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما وہاں آدمی بٹھا دیتے تھے:

فَاِذَا كَانَ عِنْدَ الْخَتْمِ جَاءَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَشَهِدَهُ [۱۸]

''اور جب ختم قرآنِ مجید ہوتا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما خود آجاتے تھے''۔

(۳) حضرت حرب علیہ الرحمہ کی روایت میں ہے:

اِسْتَحَبَّ اِذَا خَتَمَ الرَّجُلُ الْقُرْآنَ اَنْ يُّجْمِعَ اَهْلَهٗ وَ يَدْعُوْ [۱۹]

---

[۱۸] جلاء الافہام ص ۲۳۲۔ [۱۹] جلاء الافہام ص ۲۳۱۔

''ختم قرآنِ مجید کے وقت اہل واَولاد کو جمع کر کے دُعا کرنا مستحب ہے''۔

ختم قرآنِ مجید کے موقع پر دوستوں کو بلانا:

(۴) حضرت اِمام ابوداؤد علیہ الرحمہ کی کتاب **فضائلِ قرآن** میں حضرت حکم علیہ الرحمہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' حضرت مجاہد علیہ الرحمہ نے مجھے بلایا، اُن کے پاس حضرت عبدہ بن ابی لبابہ رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے، فرمایا: ہم نے تمہیں اِس لئے بلایا ہے کہ **اِنَّانُرِیْدُ اَنْ نَّخْتِمَ الْقُرْآنَ** :''ہم قرآنِ مجید ختم کرنا چاہتے ہیں'' اُنہوں نے فرمایا:

اِنَّ الدُّعَا یُسْتَجَابُ عِنْدَ خَتْمِ الْقُرْآنِ ثُمَّ دَعُوْا بِدَعْوَاتٍ [20]

''بے شک ختم قرآنِ مجید کے موقع پر دُعا قبول ہوتی ہے۔ چنانچہ وہ دُعائیں مانگتے تھے''۔

حضرت اِمام ابوداؤد علیہ الرحمہ کی کتاب **فضائل القرآن** ہی میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے دوسری روایت میں ہے:

مَنْ خَتَمَ الْقُرْآنَ فَلَهٗ دَعْوَةٌ مُّسْتَجَابَةٌ [21]

''جو شخص قرآنِ مجید ختم کر کے دُعا کرے اُس کی دُعا قبول ہوتی ہے''۔

ختم قرآنِ مجید کے موقع پر دُعا:

اَحادیث کی عظیم اور معتبر کتاب **مجمع الزوائد** میں ایک باب باندھا گیا ہے **بَابُ الدُّعَآءِ عِنْدَ خَتْمِ الْقُرْآنِ** (ختم قرآنِ مجید کے موقع پر دُعا کا باب) اِس باب میں پیارے کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی دو خوبصورت اَحادیثِ مبارکہ تحریر کی گئی ہیں جن میں **ختم القرآن** کا ذکر ہے۔

---

[20] جلاء الافہام ص ۲۳۲۔ [21] جلاء الافہام ص ۲۳۲۔

(۱) حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَلّٰی صَلاَۃً فَرِیْضَۃً فَلَہٗ دَعْوَۃٌ مُّسْتَجَابَۃٌ وَّ مَنْ خَتَمَ الْقُرْآنَ فَلَہٗ دَعْوَۃٌ مُّسْتَجَابَۃٌ ۲۲؎

''جو شخص فرض نماز پڑھتا ہے، اُس کی دُعا مستجاب ہوتی (مقبول بھی ہوتی) ہے اور جو کوئی ختم قرآنِ مجید کرتا ہے پس اُس کی دُعا (بھی مقبول یعنی) مستجاب ہوتی ہے''۔

(۲) حضرت ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

اِنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ کَانَ اِذَا خَتَمَ الْقُرْآنَ جَمَعَ اَھْلَہٗ وَ وُلْدَہٗ فَدَعَا لَھُمْ ۲۳؎

''حضرت انس رضی اللہ عنہ جب قرآنِ مجید ختم فرماتے تو اپنے اہل وعیال اور اَولاد کو جمع فرماتے اور اُن کے لئے دُعا کرتے''۔

محولہ بالا اَحادیث مبارکہ، روایات اور اِرشادات کے مطالعہ سے ٹھٹھہ اور تمسخر کی دُنیا میں رہنے والا شخص جب ہجرت کر کے عقل وشعور کی دُنیا میں آباد ہوگا اور ایک باوقار سلجھا ہوا صاحبِ اِیمان شخص بن کر اِنسانی معاشرہ میں رہے گا۔ تو ختم شریف اور ختم قرآنِ مجید کو تسلیم کرے گا۔

یہ دُنیا فانی ہے جو اِس دُنیا میں پیدا ہوا ہے اُسے بالآخر اِس دُنیا سے جانا بھی ہے۔ دُنیا میں داخل ہونے کا پہلا دِن اِس عمر سے جو ربِّ ذوالجلال والاکرام نے عطا فرمائی ہوتی ہے، کمی کا دن ہوتا ہے۔ مطلب یہ کہ ایک اِنسان کی عمر بالفرض ۸۰ سال ہے تو جس دِن وہ پیدا ہوا وہ دِن اِس میں سے کم ہو گیا اور جوں جوں پیدائش کے

۲۲؎ مجمع الزوائد جلد ۷ ص ۱۷۲، المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۱۸ ص ۲۴۷۔ ۲۳؎ جلاء الافہام ص ۲۳۱، مجمع الزوائد جلد ۷ ص ۱۷۲۔

بعد دِن بڑھتے جاتے ہیں توں توں عمر میں سے دِن کم ہوتے جاتے ہیں۔ امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کا اِرشادِ پاک ہے ''دُنیا کوچ کر کے پیٹھ پھیر رہی ہے اور آخرت کوچ کر کے سامنے آ رہی ہے''۔ بالآخر اِنسان کے دُنیا سے جانے کا وقت آ جاتا ہے اور وہ کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ کی منزل طے کر لیتا ہے۔ جب روح قبض ہو جاتی ہے تو اِس دُنیا سے عالَم برزخ میں داخل ہو جاتا ہے۔ پھر قیامت تک قبر میں رہے گا۔ آخر ایک دِن قیامت برپا ہوگی جس دِن اِنصاف اور فیصلہ ہوگا۔

اِس دارِ فانی میں رہنے والے تمام لوگ اِس حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں کہ ایک نہ ایک دِن اِس دُنیا سے جانا ہے۔ مرنے کے بعد کے حالات و معاملات میں لوگوں نے اِختلاف ڈال دیا ہے۔ اِس میں ایک قسم کے وہ لوگ ہیں جو نہ آخرت کو مانتے ہیں نہ حساب و کتاب کو۔ دوسری قسم کے وہ لوگ ہیں جو آخرت کو تو مانتے ہیں لیکن فوت شدہ کے لئے دُعا و اِستغفار کو نہیں مانتے۔ تیسری قسم کے وہ لوگ ہیں جو آخرت کو بھی مانتے ہیں اور دُعا و اِستغفار کو بھی اور اِیصالِ ثواب کو بھی، یہی لوگ دراصل طریقۂ اِسلام کو مانتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ نمازِ جنازہ ہو یا صدقات و خیرات' اِیصالِ ثواب ہو' دُعائیں ہوں یا اِستغفار ہو' یہ سب دینِ اِسلام میں ہیں اور اِن سب چیزوں کا فائدہ صرف اور صرف اِیمان والوں کو ہوتا ہے۔ نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامینِ مقدسہ کی روشنی میں اِن حقائق اور سچائیوں سے آگاہی حاصل کی جا سکتی ہے۔

ختم شریف:

رسولِ کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ مقدسہ میں ثواب کا تحفہ پیش کرنے' بزرگانِ دین کو ثواب کا نذرانہ پیش کرنے اور وصال شدہ اِیمانداروں' والدین یا دیگر لوگوں کو اِیصالِ ثواب کرنے کے لئے مختلف ایّام میں جو اِہتمام کیا جاتا ہے اُس کے مختلف نام بیان کئے جاتے ہیں مثلاً:

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانفرنس' سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانفرنس' عرس مبارک'

تیسرے، ساتویں، دسویں، پندرھویں، بیسویں، تیسویں یا چالیسویں کا ختم، قل شریف کا ختم، قرآن خوانی یا ختم قرآنِ شریف یا ختم بخاری شریف یا گیارھویں شریف وغیرہ اِن تمام ناموں کے ساتھ جو اِہتمام ہوتا ہے اُس کا مقصد تحفہ یا نذرانہ پیش کرنا یا اِیصالِ ثواب کرنا ہوتا ہے اور یہ کہا جاتا ہے کہ یہ رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کے لئے یا فلاں بزرگوں کے لئے ختم شریف کا اِہتمام کیا گیا ہے۔ جس میں اُنہیں ثواب کا تحفہ نذرانہ پیش کیا جائے یا یہ فلاں میّت کے لئے ہے۔ یہ نامزدگی پہچان کے لئے ہوتی ہے اِس کے علاوہ اور کوئی نظریہ نہیں ہوتا۔ یہ نامزدگی اَیسی حقیقت ہے جس سے اِنکار یا جس کے خلاف حرام اور شرک کا فتویٰ محض فرقہ پرستی، قرآنِ مجید اور اَحادیثِ مبارکہ سے بے علمی کی دلیل ہے۔

اِس کائنات کے خالق و مالکِ حقیقی نے ساری کائنات ہی اِنسانوں کے نام لگا دی ہے، نامزد کر دی ہے۔ اگر نامزدگی حرام اور شرک ہوتی تو اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم خود اَیسا نہ کرتا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم قرآنِ مجید میں مختلف مقامات پر اِرشاداتِ عظیم فرماتا ہے:

(۱) هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَکُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ....
(البقرۃ:۲۹) ''وہی ہے جس نے تمہارے لئے بنایا ہے جو کچھ زمین میں ہے''۔

(۲) وَعَلَى الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَهٗ فِدْیَةٌ طَعَامُ مِسْكِیْنٍ ....
(البقرۃ:۱۸۴) ''اور جنہیں اِس کی طاقت نہ ہو (یعنی روزہ رکھنے کی) تو وہ فدیہ (بدلہ) دیں ایک مسکین کا کھانا۔

(۳) فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِکَ وَشَرَابِکَ.... (البقرۃ:۲۵۹)

''اپنے کھانے اور اپنے پانی کو دیکھو'' طَعَامِکَ (تیرا کھانا) شَرَابِکَ (تیرا پانی)۔

(۴) طَعَامُ الَّذِینَ اُوتُوا الْکِتَابَ حِلٌّ لَّکُمْ ص وَطَعَامُکُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ز .... (المائدۃ:۵) ''اہلِ کتاب کا کھانا' تمہارے لئے حلال ہے اور تمہارا کھانا اُن کے لئے حلال ہے''۔

(۵) خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً .... (التوبہ:۱۰۳) ''(اے محبوب صلی اللہ علیک وسلم) اُن کے مال میں سے زکوٰۃ تحصیل فرمائیں''۔

(۶) وَمَا تِلْکَ بِیَمِینِکَ یَا مُوسٰی ہ قَالَ هِیَ عَصَایَ ج اَتَوَکَّؤُا عَلَیْهَا وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰی غَنَمِیْ .... (طٰہٰ:۱۷۔۱۸) ''اور یہ تیرے دائیں ہاتھ میں کیا ہے اے موسیٰ (علیہ السلام)؟ عرض کیا یہ میرا عصاء ہے میں اِس پر تکیہ لگاتا ہوں اور اِس سے اپنی بکریوں کے لئے پتے جھاڑتا ہوں''۔

(۷) وَدَاوٗدَ وَ سُلَیْمَانَ اِذْ یَحْکُمَانِ فِی الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِیْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ج .... (الانبیآء:۷۸) ''اور (حضرت) داوٗد اور (حضرت) سلیمان (علیہما السلام) کو یاد کرو جب کھیتی کا ایک جھگڑا چکاتے تھے جب رات کو اُس میں ایک قوم کی بکریاں چھوٹیں''۔

مخلوق کے نام کنواں:

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ میں نے

رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کی بارگاہِ اَقدس میں عرض کیا:

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ فَاَیُّ الصَّدَقَۃِ اَفْضَلُ؟
قَالَ الْمَاءُ فَحَفِرَ بِئْرًا وَّ قَالَ ھٰذِہٖ لِاُمِّ سَعْدٍ [۲۴]

"یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) سعد کی والدہ وصال کر گئی ہیں اُن کے لئے کون سا صدقہ اَفضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا پانی۔ (حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے) کنواں کھودا اور کہا یہ سعد کی والدہ کے لئے ہے"۔

اِس حدیث شریف کی بعض روایات میں اِضافہ بھی ہے کہ اِس کے راوی حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث شریف سناتے وقت اپنے شاگردوں سے فرمایا تھا: **فَتِلْکَ سَقَایَۃُ آلِ سَعْدٍ بِالْمَدِیْنَۃِ۔** "مدینہ شریف میں سقایہ آل سعد کے نام سے جو سبیل ہے یہ دراصل وہی ہے"۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اپنی والدہ کی طرف سے جو کنواں وقف کیا تھا وہی سقایہ آل سعد کے نام سے بھی مشہور تھا۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کی اِس شہادت کے بعد ظاہر ہے کہ اِس حدیث پاک کا اِستنادی درجہ کچھ اور بڑھ گیا"۔ نسائی جلد۲ ص ۱۳۳ میں حدیث پاک درج ہے جس میں سرکارِ کائنات نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ سے عرض کیا گیا کون سا صدقہ اَفضل ہے؟ تو فرمایا: **سَقَی الْمَاءِ** (پانی پلانا) **فَتِلْکَ سَقَایَۃُ سَعْدٍ بِالْمَدِیْنَۃِ** "یہ تو مدینہ شریف میں (حضرت) سعد (رضی اللہ عنہ) ہی کی سبیل ہے"۔

اَب بھی خصوصاً اُن گرم خشک علاقوں میں جہاں پانی کم ہوتا ہے بعض لوگ سبیلیں لگاتے ہیں۔ اکثر مسلمان ختم شریف اور فاتحہ شریف میں دوسری چیزوں کے ساتھ پانی اور دُودھ بھی رکھ لیتے ہیں۔

---

[۲۴] مشکوٰۃ ص ۱۶۹، ابو داؤد جلد ا ص ۲۴۳، نسائی جلد۲ ص ۱۳۲، مرآۃ جلد۳ ص ۱۰۴، تیسیر الباری جلد۴ ص ۲۲ (اشارہ) ہفت روزہ الاعتصام (ترجمان اہلحدیث غیر مقلدین) ص ۱۴/۲۳۰۔ (جلد۳۲ شمارہ ۱۲۔۱۳، اکتوبر ۲۴۔۱۹۸۰/۱۷ء)۔

اِس سے ایک بات تو یہ معلوم ہوئی کہ پانی کی خیرات بہتر ہے۔ **وصال شدہ بزرگانِ دین کے نام اور ماں باپ اور عزیز واَقارب کے نام کی سبیلیں** اِیصالِ ثواب کی نیّت سے لگانا، سُنّت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تصدیق نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے اور محولہ بالا حدیث شریف اِن کا ماخذ ہے۔

ثواب بخشتے وقت اِیصالِ ثواب کے اَلفاظ زبان سے اَدا کرنا اِسلام کے عین مطابق ہے۔ یہ کہنا کہ یا اللہ اِس کا ثواب فلاں کو پہنچے درست اور جائز ہے۔ دوسرے یہ کہ کسی چیز پر زندہ یا وصال شدہ اِنسان (بندۂ مومن) کا نام (یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ کے سوا کسی بندے کا نام) آ جانے سے وہ چیز حرام نہیں ہوتی۔ محولہ بالا حدیث شریف کو پڑھیں اور بار بار پڑھیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کنویں کو اپنی والدہ کے نام منسوب کیا (**هٰذِهٖ لِاُمِّ سَعْدٍ** یعنی یہ اُمّ سعد کے لئے ہے)۔ جو لوگ کسی چیز پر اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم کے سوا کسی اور کا نام لینے یا رکھنے کو حرام کہتے ہیں یا اِیصالِ ثواب کو ناجائز کہتے ہیں اُن کی سوچ غیر اِسلامی ہے۔ قرآنِ مجید اور اَحادیثِ مبارکہ سے بے خبری کی دلیل ہے۔ اَیسے لوگوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ سے ڈرنا چاہیئے اور اپنی اِصلاح کر کے عقائد اسلامیہ کو اپنانا چاہیئے اور اپنے ماں باپ عزیز واقارب سے وفا ومحبت کا ثبوت دینا چاہیئے' جنہوں نے اتنے اِحسانات کیئے کہ ساری عمر خدمت کرتے رہے اور اُن کے لئے بے شمار ترکہ چھوڑا۔ کیسی اِحسان فراموشی اور بے وفائی ہے کہ اَب یہ بعض ناخلف اَولادیں دُعا و اِستغفار کو حرام و ناجائز سمجھتی ہیں۔ اِس کے ساتھ ہی ساتھ کیسی کم علمی اور بے عقلی ہے کہ بعض لوگ اِیصالِ ثواب اور دُعا و اِستغفار کو ناجائز کہہ کر پھر اَیسی محافل میں کھانے پینے کے لئے شریک بھی ہو جاتے ہیں۔ حرام حرام بھی کہتے ہیں اور کھاتے بھی جاتے ہیں۔ اَب اَندازہ فرمائیں جو لوگ ایک چیز کو حرام کہتے ہیں اور کھا بھی لیتے ہیں۔ اُن کے دِل کتنے سیاہ ہو چکے ہوں گے اور نورِ ہدایت قبول کرنے سے کتنے عاری ہوں گے؟

پھل یا پھلوں والے باغ مخلوق کے نام:

حضرت سعید بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بعض غزوات میں نکلے اور اُن کی والدہ کے وصال کا وقت پہنچ گیا۔ کسی نے کہا وصیت کر جاؤ۔ اُنہوں نے کہا، کس چیز کی وصیّت کر جاؤں؟ سب مال تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی واپسی سے قبل ہی اُن کا اِنتقال ہوگیا۔ جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ آئے تو اُن سے اِس کا تذکرہ کیا گیا۔ اُنہوں نے رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ (بے کس پناہ) میں عرض کیا:

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ يَنْفَعُهَا اِنْ اَتَصَدَّقُ عَنْهَا؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم نَعَمْ فَقَالَ سَعْدٌ حَائِطٌ كَذَا وَكَذَا صَدَقَةٌ عَنْهَا لِحَائِطٍ سَمَّاهُ ٢٥

"یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) اگر میں اُن کی طرف سے (یعنی والدہ مرحومہ کی طرف سے) صدقہ کروں تو کیا میری والدہ (صاحبہ) کو اُس کا نفع پہنچے گا؟ تو نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے نام لے کر عرض کیا، فلاں فلاں باغ اُن کی طرف سے صدقہ ہے"۔

ایک اور حدیث شریف جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے، اُس میں اِس طرح ہے کہ:

اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمَّهُ تُوُفِّيَتْ اَفَيَنْفَعُهَا اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ لِىْ مَخْرَفًا فَاُشْهِدُكَ اِنِّىْ قَدْ تَصَدَّقْتُ بِهٖ عَنْهَا ٢٦

---

٢٥ نسائی جلد ٢ ص ١٣٢۔ ٢٦ نسائی جلد ٢ ص ١٣٣، ابوداؤد جلد ٢ ص ٤٢۔

''کسی شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ میری والدہ صاحبہ فوت ہوگئی ہیں اگر اُن کے واسطے کچھ صدقہ کیا جائے تو اُن کو اِس خیرات کا فائدہ پہنچے گا؟ فرمایا: ہاں پہنچے گا! (اُس شخص نے) عرض کیا' میرا ایک باغ ہے اور میں آپ ﷺ کو گواہ کرتا ہوں کہ وہ باغ میں اُن کی طرف سے خیرات کرتا ہوں''۔

صحیح بخاری شریف میں اِس طرح کا واقعہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی ہے جو قبیلہ خزرج کی شاخ بنی ساعدہ سے تعلق رکھتے تھے۔ جن کا بیان اِس طرح ہے' اُنہوں نے عرض کیا:

اِنَّ حَائِطِی الْمِخْرَافَ صَدَقَةٌ عَلَیْھَا [۲۷]

کہ ''میرا باغ مخراف اُس کی طرف سے صدقہ ہے''۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کیا عظیم لوگ تھے' وہ اپنے اَعمال پر حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کو گواہ بنا لیتے تھے اور اپنے اَعمال پر قبولیت کی مہر لگوا لیتے تھے۔

جائز:

حضرت اِمام بخاری علیہ الرحمہ نے صحیح بخاری میں کتاب الوصایا جلد ا ص ۳۸۶ پر:

بَابٌ اِذَا قَالَ اَرْضِیْ اَوْ بُسْتَانِیْ صَدَقَةٌ لِّلّٰہِ عَنْ اُمِّیْ فَھُوَ جَائِزٌ وَّاِنْ لَّمْ یُبَیِّنْ لِمَنْ ذٰلِکَ [۲۸]

''باب: اگر کوئی کہے میری زمین یا باغ میری ماں کی طرف سے صدقہ ہے تو جائز ہوگا گو یہ بیان نہ کرے کہ کن لوگوں پر صدقہ ہے''۔ یہ حدیث شریف بھی نقل فرمائی ہے۔ اِس حدیث شریف کے حاشیہ نمبر ۵ پر تحریر ہے:

وَ فِیْہِ اَنَّ ثَوَابَ الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَیِّتِ یَصِلُ اِلَی

---

[۲۷] بخاری جلد ا ص ۳۸۷' تیسیر الباری جلد ۴ ص ۲۲' فتح الباری جلد ۳ ص ۴۹۶' عمدۃ القاری جلد ۷ جز ۹ ص ۵۶' تفہیم البخاری جلد ۴ ص ۳۱۸۔ [۲۸] بخاری جلد ا ص ۳۸۶۔

الْمَيّتِ وَ يَنفَعُهُ

''اِس حدیث شریف میں ثبوت ہے کہ صدقہ کا ثواب اور نفع یقیناً وصال شدہ لوگوں کو پہنچتا ہے''۔

سرکارِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے نامزد بکری:

قَالَ اَخبَرَ نَااَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ اَبِىْ رَبَاحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ اَنَّهُ سَمّٰى شَاةً مِّنْ غَنَمِهٖ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَوْصٰى بِهٖ جَارِيَةً لَهُ كَانَتْ فِى الْغَنَمِ فَكَانَ يَتَعَاهَدُ هَا وَيَنْظُرُ اِلَيْهَا كُلَّمَا اَتَى الْغَنَمَ حَتّٰى سَمِنَتْ وَصَلُحَتْ [۲۹]

''کہا خبر دی حضرت ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا' روایت بیان کی حضرت عطاء بن ابی رباح علیہ الرحمہ نے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ سے کہ اُنہوں نے اپنی بکریوں سے ایک بکری رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نامزد کر رکھی تھی اور اپنی لونڈی کو وصیّت کی کہ اِس بکری کی نگہبانی کرے۔ چنانچہ وہ اُس کی نگہبانی کرتی تھی اور جب وہ بکریوں میں آتے تو اُس بکری کی طرف دیکھتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ خوب موٹی اور فربہ ہوگئی''۔

نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کا جانور ذبح کرنا:

فخر موجودات سرورِ کائنات اِمام الانبیا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصالِ مقدس کے بعد مولائے کائنات اِمام الاولیاء امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم، نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے قُربانی دیتے تھے:۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ الْمَحَارِبِىُّ الْكُوفِىُّ

---

[۲۹] کتاب الآثار باب الایمان ص ۱۷۱' مؤلفہ حضرت اِمام محمد رحمۃ اللہ علیہ تلمیذ سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ۔

حَدَّثَنَا شَرِیْکٌ عَنْ اَبِی الْحَسْنَآءِ عَنِ الْحَکَمِ
عَنْ حَنَشٍ عَنْ عَلِیٍّ اَنَّهٗ کَانَ یُضَحِّی بِکَبْشَیْنِ اَحَدُ
هُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ وَالْاٰخَرُ عَنْ نَّفْسِهٖ فَقِیْلَ لَهٗ
فَقَالَ اَمَرَنِیْ بِهٖ یَعْنِی النَّبِیَّ ﷺ فَلَا اَدَعُهٗ اَبَدًا [۳۰]

''حضرت محمد بن عبید محاربی کوفی علیہ الرحمہ سے روایت ہے' وہ حضرت شریک علیہ الرحمہ سے، وہ حضرت ابی حسنا علیہ الرحمہ سے، وہ حضرت محکم علیہ الرحمہ سے اور وہ حضرت حنش علیہ الرحمہ سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم دو مینڈھوں کو ذبح فرمایا کرتے۔ایک دُنبہ پہلے حضور ﷺ کی طرف سے ذبح فرماتے۔اُس کے بعد دوسرا اپنی طرف سے ذبح فرماتے۔آپ رضی اللہ عنہ سے کسی نے اِس کا سبب پوچھا تو مولائے کائنات رضی اللہ عنہ نے جواب اِرشاد فرمایا کہ مجھے اِس کا حکم رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا ہے' اِس لیے میں اِسے کسی حال میں نہیں چھوڑ سکتا''۔

حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کیلئے بکری ذبح کرنا:

اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں' رسول اللہ ﷺ حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بہت یاد فرماتے تھے:۔

وَاِنْ کَانَ لَیُذْبِحُ الشَّاةَ فَیَتَتَبَّعُ بِهَا صَدَائِقَ خَدِیْجَةَ
فَیُهْدِیْهَا لَهُنَّ [۳۱]

''جب رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کسی بکری کو ذبح فرماتے تھے تو حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی سہیلیوں اور ملنے والیوں کو تلاش کر

[۳۰] ترمذی ابواب الاضاحی جلد ا ص ۲۷۵' حدیث نمبر ۱۴۹۵' ابوداؤد شریف جلد ۲ ص ۲۹' حدیث نمبر ۲۷۹۰' مشکوٰۃ ص ۱۲۸ حدیث نمبر ۱۴۶۲' مرقاۃ جلد ۳ ص ۵۱۴۔ [۳۱] ترمذی جلد ۲ ص ۲۲۷۔

کے اُس بکری کا گوشت بھجوایا کرتے تھے"۔ ترمذی شریف کی اِس روایت کا مطلب ہے کہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ اُمّ المؤمنین سیّدہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی یاد منایا کرتے تھے اور اُمّ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روح کی خوشنودی کیلئے اُن کی سہیلیوں کو تلاش کرکے گوشت عطا فرمایا کرتے تھے۔

حضور ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لئے جانور ذبح کرنا:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ، حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک صحابی رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے گئے۔ پہلے تو اُس صحابی رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی خدمتِ اَقدس میں کھجوروں کے خوشے پیش کئے:

وَاَخَذَ الْمَدِيَّةَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِيَّاكَ وَالْحُلُوْبَ فَذَبَحَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا مِنَ الشَّاةِ ۳۲

"اور چھری لی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دُودھ والی سے الگ رہنا پھر اُنہوں نے اُن حضرات کے لئے بکری ذبح کی تو اُنہوں نے اُس بکری کے گوشت میں سے کھایا"۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی خدمتِ اَقدس میں عرض کرتے ہیں:۔

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحْبَبْتُ اَنْ تَأْكُلَ مِنْ رَطْبِهٖ وَبَسْرِهٖ وَتَمْرِهٖ وَتَذْنُوْبِهٖ وَلَاَذْبَحَنَّ لَكَ مَعَ هٰذَا فَقَالَ اِنْ ذَبَحْتَ فَلَا تَذْبَحَنَّ ذَاتَ دَرٍّ فَاَخَذَ عَنَاقًا لَهٗ أَجِدْ يَا فَذَبَحَهٗ ۳۳

۳۲ مجمع الزوائد جلد۱۰ ص ۳۱۸، مسلم جلد۲ ص ۱۷۷، مشکوٰۃ ص ۳۶۸، قرطبی جلد۱۰ جز۱۱۹، تفسیر طبری جلد۱۲ ص ۶۸۱۔ ۳۳ المعجم الصغیر للطبرانی جلد۱ ص ۶۸، ابن حبان حدیث نمبر ۲۵۳۶۔

''یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) میں محبت کرتا ہوں کہ آپ ﷺ رطب اور بسر اور تمر سے کھائیں اور میں آپ ﷺ کیلئے بکری ذبح کردوں گا۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تو ذبح کرے تو دُودھ والی سے بچنا اُس نے بکری کا نر یا مادہ بچہ پکڑا پس اُس نے ذبح کیا''۔

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا مال اور نفع:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَا نَفَعَنِیْ مَالُ اَحَدٍ قَطُّ مَا نَفَعَنِیْ مَالُ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَ فَبَکٰی اَبُوْبَکْرٍ وَّقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ھَلْ اَنَا وَمَالِیْ اِلَّالَکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ۳۴

''مجھے کسی کے مال نے اُتنا نفع نہیں دیا جتنا حضرت ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کے مال نے نفع دیا۔ سو (حضرت) ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رونے لگے اور عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) میں اور میرا مال سب آپ ﷺ ہی کا تو ہے''۔

چنانچہ ازالۃ الخفا میں مذکور ہے کہ اِبتداء اِسلام اور غربتِ مسلمین میں اور رسول اللہ ﷺ کی خدمتِ اَقدس پر (امیر المؤمنین حضرت سیّدنا) ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے چالیس ہزار درہم خرچ کئے۔ حضرت ہشام بن عروہ علیہ الرحمہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اُنہوں نے کہا' (امیر المؤمنین حضرت سیّدنا) ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب اِسلام قبول کیا اُس وقت اُن کے پاس چالیس ہزار درہم تھے جو سب کے سب رسول اللہ ﷺ اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے راستے میں خرچ کردیئے۔ ۳۵

---

۳۴ ابن ماجہ ص ۱۰ حدیث نمبر ۹۴' مسند احمد جلد ۲ ص ۲۵۳' مشکل الآثار جلد ۲ ص ۲۳۰' کنز العمال جلد ۱۱ ص ۵۴۹ حدیث نمبر ۳۲۵۷۶' جلد ۱۱ ص ۵۵۵ حدیث نمبر ۳۲۶۰۸' جلد ۱۲ ص ۵۰۵ حدیث نمبر ۳۵۶۴۸' معانی الآثار جلد ۷ ص ۱۵۸' ترمذی حدیث نمبر ۳۶۶۱۔ ۳۵ تفہیم البخاری جلد ۵ ص ۵۳۸، جلد ۳ ص ۳۴ (مترجم) مرأۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۸ ص ۳۴۶۔

مالِ صدیقی رضی اللہ عنہ کا فائدہ:

حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشادِ مبارک فرمایا:

مَا لِاَحَدٍ عِنْدَنَا یَدٌ اِلَّا وَقَدْ کَافَیْنَا مَا خَلَا اَبَا بَکْرٍ فَاِنَّ لَہٗ عِنْدَنَا یَدًا یُکَافِئُہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ۳۶

''ہم پر کسی کا اِحسان نہیں مگر ہم نے اُس کا بدلہ اَدا کردیا سوائے (حضرت) ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کے۔ ہم پر اُن کا اِحسان ہے کہ اللہ (تبارک وتعالیٰ جلَّ مجدہُ الکریم) اُنہیں اُس کا بدلہ قیامت کے دِن عطا فرمائے گا''۔

محولہ بالا آیاتِ مقدسہ اور اَحادیثِ مبارکہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم کے سوائی چیزوں کی مخلوق سے نامزدگی کا ذکر ہے۔ مثلاً سب کچھ تمہارے لئے، **مسکین کا کھانا، اہل کتاب کا کھانا، تمہارا کھانا، تمہارا پانی، اُن کے مال، میری بکریاں، قوم کی بکریاں، رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی بکری، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا مال۔**

جو لوگ یہ کہتے ہیں جو چیز اللہ تبارک وتعالیٰ کے سوا کسی اور کے نام لگ جائے وہ حرام ہو جاتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے وہ لوگ قرآنِ مجید کا بغور مطالعہ نہیں کرتے بلکہ **من گھڑت نظریات** کے پیروکار ہیں۔ دینِ اِسلام میں وہ چیزیں قطعاً حرام نہیں جو آپ کے، میرے بزرگوں کے نام لگ جاتی ہیں۔

بعض لوگ قرآنِ مجید کی ایک آیتِ کریمہ مختلف چیزوں کو اور اپنے روزمرہ کے کھانوں کو حرام قرار دینے کے لئے پڑھتے ہیں وہ آیتِ مبارک مختلف اَنداز میں قرآنِ مجید کی چار مختلف سورتوں میں موجود ہے۔ البقرۃ:۱۷۳، المائدۃ:۳، الانعام:

۳۶ ترمذی جلد۲ ص ۲۰۷ حدیث نمبر ۳۶۵۵، مسند احمد جلد۲ ص ۲۵۳، مشکوٰۃ ص ۵۵۵ حدیث نمبر ۶۰۲۶، کنزالعمال حدیث ۳۲۵۶۵، مرقاۃ جلد ۱۱ ص ۱۷۱۔

۱۴۵؛ النحل: ۱۱۵۔ آیتِ کریمہ یہ ہے:

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيۡكُمُ الۡمَيۡتَةَ وَالدَّمَ وَ لَحۡمَ الۡخِنۡزِيۡرِ وَمَاۤ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيۡرِ اللّٰهِ ...... (البقرۃ: ۱۷۳)

''اُس نے یہی تم پر حرام کئے ہیں مردار، خون، سور کا گوشت، اور وہ جانور جو غیر اللہ کا نام لے کر ذبح کیا گیا ہو''۔

مذکورہ بالا آیتِ کریمہ کے حصّہ **وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيۡرِ اللّٰهِ** کا بعض لوگ ترجمہ کرتے ہیں کہ **جس چیز پر اللہ (ﷻ) کے سوا کسی کا نام پکارا جائے**، وہ حرام ہے جیسے غوث پاک کی گیارہویں، داتا صاحب کی دیگ وغیرہ۔ اُن سے پوچھا جا سکتا ہے کہ اے لوگو! تم نے غلط ترجمہ کر کے کیا کمایا اور کھایا ہے جب کہ تمہارے ترجمہ کے مطابق **جس چیز پر اللہ کے سوا کسی کا نام پکارا جائے وہ چیز حرام ہو جاتی ہے** تو پھر تمہارا کھانا، تمہارا ناشتہ، تمہاری گائے، تمہارا بکرا، تمہارا اُونٹ، تمہاری روٹی، مہمانوں کا کھانا، براتیوں کی روٹی، دُولہا اور دُلہن کا کھانا، اِن پر بھی تو غیر اللہ کا نام پکارا گیا ہے، یہ چیزیں حرام ہیں یا حلال؟ مولوی صاحب کی روٹی، مفتی صاحب کا ناشتہ، بیمار کا کھانا، قاری صاحب کی گائے، حاجی صاحب کا بکرا وغیرہ وغیرہ، اگر داتا صاحب کی دیگ یا گیارہویں شریف کی دیگ حرام ہے تو مفتی صاحب کا کھانا بھی تو حرام ہونا چاہیے۔ تو مفتی صاحب نے کس دِن حلال کھایا تھا۔ اور اُنہوں نے کب **اللہ کا کھانا کھایا تھا**؟ جب مفتی صاحب نے قربانی کا بکرا خریدا تھا اور بکرا بھاگ نکلا اور مفتی صاحب اُس کو پکڑنے کے لئے پیچھے پیچھے بھاگ رہے تھے تو مقتدیوں نے پوچھا مفتی صاحب خیر تو ہے بھاگ رہے ہو؟ تو مفتی صاحب نے کہا ہو گا بکرا بھاگ نکلا ہے، اُس کے پیچھے بھاگ رہا ہوں اور پھر لوگوں نے پوچھا ہو گا کہ کس کا بکرا ہے تو کہا ہو گا **میرا بکرا** تو وہ بمطابق فتویٰ **غیر اللہ کا نام پکارنے سے وہ بکرا حرام ہو گیا**۔ تو جب مفتی صاحب نے اُس کو ذبح کر کے کھایا تو حرام کھایا کہ

حلال کھایا؟ اگر مفتی صاحب کا بکرا حرام ہے تو پھر ٹھیک ہے مفتی صاحب حرام کھائیں، مزے لیں، اگر مفتی صاحب کا بکرا حرام نہیں تو پھر داتا صاحب کا بکرا کیسے حرام ہوگا؟ کیا داتا صاحب ہی غیر اللہ ہیں اور مفتی صاحب نعوذ باللہ، اللہ ہیں؟ کیا مفتی صاحب غیر اللہ نہیں ہیں؟

اپنے فتوے کے مطابق حرام کھا کھا کر نورِ ایمان ختم ہو گیا ہے اور اَندھیرا ہی اَندھیرا چھا گیا ہے۔ اَب حالت یہ ہے حرام بھی کہہ رہے ہیں اور حرام کہہ کر کھا بھی رہے ہیں۔ بقول اَیسے بے علم مفتیوں کے بزرگانِ دین کے مزارات پر جمع ہونے والے نذرانے اور بکرے حرام ہیں، جبکہ یہ لوگ وہیں سے تنخواہیں بھی لیتے ہیں اور لنگر شریف بھی کھا رہے ہیں یہ وہ مفتی صاحبان اور علمائے سوء ہیں جنہوں نے لوگوں کو غلط مسائل بتلا کر گمراہ کیا ہے۔

فوت شدہ کے لئے صدقہ وخیرات:

اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں:

اِنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِیِّ ﷺ اِنَّ اُمِّی افْتَلَتَتْ نَفْسَهَا وَاَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ فَهَلْ لَهَا اَجْرٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ [۳۷]

''ایک شخص نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی بارگاہِ عالیہ میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ میری والدہ (صاحبہ) اَچانک فوت ہوگئیں اور میں سمجھتا ہوں اگر وہ بات کرتیں تو کچھ خیرات کرتیں۔ اَب اگر میں اُن کی طرف سے خیرات کر دوں

[۳۷] بخاری جلد ا ص ۱۸۰، الادب المفرد ص ۹، فتح الباری جلد ۳ ص ۹۵، عمدۃ القاری جلد ۴ جز ۸ ص ۲۲۱، تفہیم البخاری جلد ۲ ص ۴۴۴، مسلم جلد ۲ ص ۴۱، مشکوٰۃ ص ۱۷۲، نسائی جلد ۲ ص ۱۳۲، تیسیر الباری جلد ۲ ص ۳۳۵۔

تو کیا اُن کو اَجر و ثواب سے نوازا جائے گا؟ فرمایا ہاں!''

''اِس حدیث شریف سے یہ نتیجہ نکلا کہ میت کو صدقہ کا ثواب پہنچتا ہے۔ اہلسُنّت نے اِس پر اتفاق کیا ہے۔ **معتزلہ** نے اِس کا اِنکار کیا ہے''۔ (تیسیر الباری جلد۲ ص۳۳۵ من وعن) حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ اِس حدیثِ پاک کے تحت اشعۃ اللمعات جلد۲ ص۶۹ (مطبوعہ نول کشور) میں لکھتے ہیں:

دریں حدیث دلیل است برآ نکہ ثوابِ صدقہ میرسد بہ میت وہم چنین دُعا و اِستغفار برائے میت و مذہب اہل حق یعنی اہلسُنّت و جماعت اندریں است۔ (اِس حدیث شریف میں اِس اَمر کی دلیل ہے کہ میت کو صدقہ کا ثواب پہنچتا ہے اور اِسی طرح دُعا واستغفار کا ثواب بھی پہنچتا ہے اہلِ حق یعنی اہلسُنّت و جماعت کا مذہب یہی ہے۔)

ختم کے بعد اُونٹ کی قربانی:

موطّا اِمام مالک میں ہے' حضرت اِمام مالک علیہ الرحمہ فرماتے ہیں' اُنہیں یہ بات پہنچی ہے:

اِنَّ عَبْدَاللّٰہِ بْنَ عُمَرَ مَکَثَ سُوْرَۃَ الْبَقَرَۃِ ثَمَانِیْ سِنِیْنَ یَتَعَلَّمُھَا ۳۸

''یہ کہ (حضرت) عبداللہ بن عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) سورۃ البقرۃ آٹھ برس تک سیکھتے رہے''۔

(وحید الزماں صاحب غیر مقلد نے لکھا ہے)

''یہ غرض نہیں کہ اُن کی قوت حافظہ میں فتور تھا' مطلب یہ ہے کہ سورۃ البقرۃ کے فرائض اور اَحکام اور اِس کے متعلقات میں آٹھ برس تک غور کرتے رہے۔ اِس اَثر کو حضرت ابن سعد علیہ الرحمہ نے طبقات میں مسلسل اخراج کیا ہے

۳۸ مؤطا اِمام مالک ص ۱۹۰ (عربی)' مؤطا اِمام مالک مترجم ص ۲۴۱ چھاپہ نور کارخانہ تجارت کتب (آرام باغ) کراچی۔

اور خطیب نے روایت کیا ہے کہ (حضرت) عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے سورۃ البقرۃ بارہ سال میں سیکھی جب سورۃ البقرۃ ختم ہوئی تو اُونٹ کی قربانی کی''۔

نورانی طبق میں صدقہ وخیرات کا ثواب:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، میں نے رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:-

مَامِنْ اَهْلِ بَيْتٍ يَّمُوْتُ مِنْهُمْ مَيِّتٌ، فَيَتَصَدَّ قُوْنَ عَنْهُ بَعْدَ مَوْتِهِ اِلَّا اَهْدَاهَا لَهٗ جِبْرِيْلُ علیہ السلام عَلٰى طَبَقٍ مِّنْ نُّوْرٍ ثُمَّ يَقِفُ عَلٰى شَفِيْرِ الْقَبْرِ فَيَقُوْلُ يَا صَاحِبَ الْقَبْرِ الْعَمِيْقِ هٰذِهٖ هَدِيَّةٌ اَهْدَاهَا اِلَيْكَ اَهْلُكَ، فَاَقْبِلْهَا فَيَدْخُلُ عَلَيْهِ، فَيَفْرَحُ بِهَا وَيَسْتَبْشِرُ وَيَحْزَنُ جِيْرَا نُهُ الَّذِيْنَ لَا يُهْدٰى اِلَيْهِمْ شَيْئٌ [۳۹]

''جب کسی گھر والے میں سے کوئی شخص فوت ہوجاتا ہے تو اُس کے مرنے کے بعد اُس کے گھر والے صدقہ وخیرات کرتے ہیں تو حضرت جبرائیلِ (امین علیہ السّلام) اُسے نورانی طبق میں رکھ کر مرنے والے کی قبر پر جاتے ہیں اور قبر کے کنارے پر کھڑے ہوکر کہتے ہیں۔ اے قبر والے! یہ ہدیہ تیرے گھر والوں نے بھیجا ہے اِس کو قبول کر، تو وہ قبر والا اِس کو دیکھ کر بہت خوش ہوتا ہے اور (دوسروں کو) خوش خبری دیتا ہے۔ اُس کے ہمسائے (یعنی دوسری قبروں والے) جن کی طرف اُن کے گھر والوں کی طرف سے کوئی ہدیہ نہیں پہنچتا غمگین اور افسردہ ہوتے ہیں''۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اَقدس میں کھانا ہدیہ کے طور پر پیش کرنا:

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ درالثمین فی مبشرات الامین

۳۹؎ شرح الصدور ص ۲۹۳، مجمع الزوائد جلد ۳ ص ۱۳۹۔

ﷺ میں اپنے والدِ ماجد حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب علیہ الرحمہ سے نقل فرماتے ہیں:

اَخبَرَنِی سَیِّدِی الوَالِدِیْ قَالَ کُنتُ اَصْنَعُ فِی اَیَّامِ الْمَوْلِدِ طَعَامًا صَلَّةً بِالنَّبِیِّ ﷺ فَلَمْ یَفْتَحْ لِی سَنَةً مِّنَ السِّنِیْنَ شَیْئٌ اَصْنَعُ بِهٖ طَعَامًا فَلَمْ اَجِدْ اِلَّا حِمَّصًا مُّقْلِیًا فَقَسَّمْتُهٗ بَیْنَ النَّاسِ فَرَأَیْتُهٗ ﷺ وَ بَیْنَ یَدَیْهِ هٰذِهِ الْحِمَّصُ مُتَبَهِّجًا بَشَاشًا [۴۰]

''میرے والدِ بزرگوار نے مجھے خبر دی کہ میں نے میلاد النبی ﷺ کے روز (میلادِ پاک کی خوشی میں) کھانا پکوایا تھا۔ ایک سال میرے پاس کچھ نہ تھا کہ میں کھانا پکواتا میرے پاس بھنے ہوئے چنے تھے وہی میں نے لوگوں میں تقسیم کر دیئے تو کیا دیکھتا ہوں کہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے روبرو چنے رکھے ہوئے ہیں اور آپ ﷺ بہت ہشاش بشاش ہیں''۔

رشید احمد گنگوہی صاحب اِس واقعہ کو فتاویٰ رشیدیہ میں ص۴۳۲ پر نقل کر کے لکھتے ہیں ''اِیصالِ ثواب ہر روز درست اور موجب ثواب ہے۔ کوئی تاریخ و وقت شرع سے موقت نہیں۔ روزِ وِلادت اور روزِ وفات بھی درست ہے۔ پس اگر کسی دِن کو ضروری نہ جانے بلکہ مثل دیگر ایّام کے جانے اِیصالِ ثواب میں اور عوام کو بھی اِس طرح کے اِیصال میں ضرر نہ ہو تو کچھ حرج نہیں۔ سب کے نزدیک دُرست ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص۴۳۲)

نوٹ: ۱۴ اگست ۲۰۰۴ کو غیر مقلدین نے ''**جماعۃ الدعوۃ**'' کے زیر اہتمام **تکمیل پاکستان کانفرنس** منعقد کی تھی جس کے لیے ۱۴ اگست ۲۰۰۴ کی تاریخ، ہفتہ کا دِن اور ۳:۳۰ بجے کا وقت بھی مقرر کیا تھا۔ اَب تو ہر قسم کے عقیدے والے حضرات تمام

---

[۴۰] ص۴۰ مترجم سنی دارالاشاعۃ علویہ رضوی ڈجکوٹ روڈ فیصل آباد و فتاویٰ رشیدیہ (دیوبندی) ص۴۳۲ چھاپہ ایچ ایم سعید کمپنی ادب منزل پاکستان چوک کراچی۔

کام وقت مقرر کر کے ہی کرتے ہیں۔ میلاد النبی ﷺ اور بزرگانِ دین کے ذکرِ خیر کے لئے وقت کے تقرر سے اُن کو آخر کیوں پریشانی ہے؟

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

می فرمودند در ایام وفات حضرت رسالت پناہ ﷺ چیزے فتوح نہ شد کہ نیاز آنحضرت طعامی پختہ شود قدرے نخودِ بریاں وقندِ سیاہ نیاز کردم شبے در واقعہ دیدم کہ انواع طعام بحضور آنحضرت ﷺ عرضہ میدارند و دراں میانِ آن نخودِ بریاں وقندِ سیاہ نیز معروض داشتند بہ نہایت ابتہاج و بشاشت اِقبال فرمودند و آنرا طلبیدند و چیزے اَزاں تناول کردند و باقی در صحاب قسمت فرمودہ اند۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں۔ ''میرے والدِ گرامی حضرت شاہ عبدالرحیم علیہ الرحمہ اِرشاد فرماتے تھے رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کے وصال کے دِن میرے پاس کوئی چیز نہ تھی کہ میں آنحضرت ﷺ کی نیاز پکاتا۔ میرے پاس بھنے ہوئے چنے اور کالا گڑ تھا۔ میں نے بھنے ہوئے چنے اور کالا گڑ نیاز کے طور پر تقسیم کر دیئے۔ رات کو میں نے خواب میں واقعہ دیکھا کہ آنحضرت ﷺ کی بارگاہِ اَقدس میں قسم قسم کے کھانے پیش ہیں اور سب کے درمیان بھنے ہوئے چنے اور کالا گڑ بھی موجود ہے۔ آپ ﷺ نے اُنہیں بہت خوشی کے ساتھ قبول فرمایا اور طلب فرمایا اور اُن میں سے کچھ تناول فرمایا اور باقی دوستوں میں تقسیم فرما دیئے''۔ [۱۴۱]

درویشوں کے لئے کھانا:

قندیل نورانی حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں' ایک دِن میں اپنے ایک فرزند مرحوم کی روح کو ثواب پہنچانے کے لئے فقیروں اور درویشوں کے واسطے کھانا تیار کر رہا تھا۔ اِسی اثناء میں میری زبان پر یہ بات آئی

[۱۴۱] انفاس العارفین ص ۱۴۱ کتب خانہ حاجی مشتاق احمد اینڈ سنز اندرون بوہڑ گیٹ ملتان۔

کہ یہ صدقہ ہم سے کیونکر قبول ہو گا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم نے فرمایا:
اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ ۝ (المائدۃ:۲۷) ''اللہ تبارک وتعالیٰ متقیوں سے قبول فرماتا ہے''۔ میں اِسی تردُّد میں تھا کہ حضرت حق جلَّ جلالہٗ کی طرف سے آواز آئی اِنَّکَ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ ۝ ''بے شک تم متقیوں میں سے ہو''۔ ۴۲؎

فاتحہ شریف کے لئے کھانے کا اِہتمام:

قندیل نورانی حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمہ نے اپنے اُن صاحبزادوں کے لئے فاتحہ کے واسطے کھانا تیار کرایا جو آپ کے سامنے وفات پا چکے تھے۔ آپ فرماتے ہیں کہ توجہ کثیر کے بعد وہ کھانا مقبول ہوا اور اَیسا مکشوف ہوا کہ ملائکہ کھانے کے خوان لا رہے ہیں اور اُن کی قبروں پر پہنچا رہے ہیں اور بہشت کے ایک چمن میں اُن کو جمع کر رہے ہیں۔ جب وہ سب کھانا وہاں جمع ہو گیا تو میں نے دیکھا کہ میرے فرزند اُس کھانے کے پاس گئے اور وہ تمام کھانا اُن کے پیٹ میں پہنچ گیا۔ اِس کے بعد دیکھا کہ اُن میں بلندی کی طرف جانے کی اِستعداد پیدا ہو گئی اور وہ عروج میں مصروف ہو گئے اور جب وہ بہت اُوپر چلے گئے تو ایک بہشت ظاہر ہوئی جس میں اِنتہائی رفعت، منزلت، تازگی اور طراوت تھی پس وہ اِس بہشت میں داخل ہو گئے۔

چونکہ آپ نے اِیصالِ ثواب میں تمام مؤمنین، مؤمنات اور ملائکہ عالیہ کو بھی شامل فرما لیا تھا، اِس لئے آپ فرماتے تھے کہ میں نے کسی مومن اور مومنہ کی قبر کو نہیں دیکھا جہاں وہ کھانا نہ پہنچا ہو اور کوئی بہشت اَیسی نظر نہیں آئی جو اِس کھانے سے خالی ہو۔ اِسی طرح جب کبھی آپ مُردوں کی روحانیت کے لئے اِیصالِ ثواب فرماتے تھے تو اِسی طرح مکاشفات ہوتے تھے۔ ۴۳؎

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کا اپنا واقعہ:

پیش ازین بچند سال داب فقیر آں بودہ کہ اگر طعام می پُخت مخصوص بروحانیات مطہرہ اہل عبا می ساخت و بآں سرور و حضرت امیر و حضرت فاطمہ و حضرات

۴۲؎ حضرات القدس ص ۱۰۱ فارسی مکاشفہ نمبر ۱۷۔ ۴۳؎ حضرات القدس ص ۱۰۹ مکاشفہ نمبر ۴۸۔

اِمامین راضم می کرد علیہم الصلوات والتسلیمات شبے درخواب می بیند کہ آن سرور حاضرست علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام فقیر برایشاں عرض سلام می کند متوجہ فقیر نمی شوندو بجانب دیگر دارند. دریں اثنا بفقیر فرمودند کہ من طعام درخانہ عائشہ می خورم ہر کہ مرا طعام فرستد بخانہ عائشہ فرستد۔ ازیں زماں فقیر دریافت کہ سبب عدم توجہ شریف ایشاں آن بودہ کہ فقیر حضرت صدیقہ را دران طعام شریک نمی ساخت۔ بعد ازاں حضرت صدیقہ رابلکہ سائرازواجِ مطہرات راکہ ہمہ اہل بیت اندشریک می ساخت۔ ۴۴

''اِس سے چند سال پہلے فقیر کی عادت تھی کہ اگر (اِیصالِ ثواب کے لئے) کھانا پکاتا تھا تو آلِ عبا کی روحانیت مطہرہ کے لئے مخصوص کرتا تھا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ (اِیصالِ ثواب میں) حضرت امیر' حضرت فاطمہ اور حضرات اِمامین کریمین رضی اللہ عنہم کو ملاتا تھا۔ ایک رات (یہ فقیر) خواب میں دیکھتا ہے کہ آنسرور علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام تشریف فرما ہیں۔ فقیر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام عرض کرتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فقیر کی جانب توجہ نہیں فرماتے اور چہرہ مبارک فقیر کی جانب کی بجائے دوسری طرف رکھتے ہیں۔ اِس دوران مجھ فقیر سے فرمایا کہ میں کھانا (حضرت) عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے گھر کھاتا ہوں۔ جو شخص مجھے کھانا بھیجے (حضرت) عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے گھر بھیجے۔ اُس وقت معلوم ہوا کہ توجہ مبذول نہ کرنے کا سبب یہ تھا کہ فقیر حضرت صدیقہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کو اِس کھانے میں شریک نہیں کرتا تھا۔ اِس کے بعد سے حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی باقی اَزواجِ مطہرات (رضی اللہ تعالیٰ عنہن) کو جو کہ اہلِ بیت ہیں' شریک کرتا''۔

پڑھائی کا ثواب:

''نقل ہے حضرت جنید علیہ الرحمہ کے کسی مرید کا رنگ یکا یک متغیر ہو گیا۔

۴۴ (مکتوب نمبر ۳۶ دفتر نمبر ۲ حصہ نمبر ۶ ص ۸۵ چھاپہ ایچ ایم سعید اینڈ کمپنی ادب منزل پاکستان چوک کراچی)۔

آپ نے سبب پوچھا تو بروئے مکاشفہ اُس نے کہا کہ اپنی اماں کو دوزخ میں دیکھتا ہوں۔ حضرت جنید علیہ الرحمہ نے ایک لاکھ یا پچھتر ہزار بار کلمہ کبھی پڑھا تھا یوں سمجھ کر کہ بعض روایتوں میں اِس قدر کلمہ کے ثواب پر وعدہ مغفرت ہے' اپنے جی ہی میں اُس مرید کی ماں کو بخش دیا اور اُس کو اطلاع نہ کی مگر بخشتے ہی کیا دیکھتے ہیں کہ وہ جوان ہشاش بشاش ہے۔ آپ نے پھر سبب پوچھا' اُس نے عرض کیا کہ اَب اپنی والدہ کو جنت میں دیکھتا ہوں۔ سو آپ نے اِس پر یہ فرمایا کہ اِس جوان کے مکاشفہ کی صحت تو مجھ کو حدیث سے معلوم ہوئی اور حدیث کی صحت اِس کے مکاشفہ سے ہوگئی''۔ [۴۵]

شیخ ابو یزید قرطبی علیہ الرحمہ اور ایک نوجوان:

''شیخ ابو یزید قرطبی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے یہ سنا کہ جو شخص ستر ہزار مرتبہ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہ پڑھے اُس کو دوزخ کی آگ سے نجات ملے گی۔ فرماتے ہیں' میں نے یہ خبر سن کر ایک نصاب یعنی ستر ہزار کی تعداد اپنی بیوی کے لئے پڑھا اور کئی نصاب خود اپنے لئے پڑھ کر ذخیرہ آخرت بنایا۔ ہمارے پاس ایک نوجوان رہتا تھا جس کے متعلق یہ مشہور تھا کہ یہ صاحبِ کشف ہے۔ جنت و دوزخ کا بھی اِس کو کشف ہوتا ہے۔ مجھے اِس کی صحت میں کچھ تردّد تھا۔ ایک مرتبہ وہ نوجوان ہمارے ساتھ کھانے میں شریک تھا کہ دفعتاً اُس نے ایک چیخ ماری اور سانس پھولنے لگا اور کہا میری ماں دوزخ میں جل رہی ہے' اُس کی حالت مجھے نظر آئی۔ قرطبی رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں اُس کی گھبراہٹ کو دیکھ رہا تھا مجھے خیال آیا کہ ایک نصاب اِس کی ماں کو بخش دوں جس سے اِس کی سچائی کا مجھے تجربہ ہو جائے گا۔ چنانچہ میں نے ایک نصاب ستر ہزار کا اُن نصابوں میں سے جو اپنے لئے پڑھے تھے' اُس کی ماں کو بخش دیا۔ میں نے اپنے دِل میں چپکے ہی سے بخشا تھا اور میرے اِس پڑھنے کی خبر بھی اللہ کے سوا کسی کو نہ تھی مگر وہ نوجوان فوراً کہنے لگا چچا میری ماں

[۴۵] تحذیر الناس ص ۴۴ (من وعن) از قاسم نانوتوی صاحب (دیوبندی مذہب کے بانی) چھاپہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی۔

دوزخ سے ہٹا دی گئی۔ حضرت قرطبی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں مجھے اِس قصہ سے دو فائدے حاصل ہوئے ایک تو اُس برکت کا جو ستر ہزار کی مقدار پر میں نے سنی تھی اُس کا تجربہ ہوا اور دوسرے اُس نوجوان کی سچائی کا یقین ہو گیا''۔ ۴۶ ؎

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ اور حاجی حبیب مرحوم:

''حاجی حبیب صاحب مرحوم' قندیل نورانی حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمہ کے خاص خادموں میں سے تھے۔ بہت خدمت اور ریاضت کرتے تھے اور سفر و حضر میں ہمیشہ آپ کے ساتھ رہتے تھے۔ بیان کرتے تھے کہ اجمیر شریف میں جب میں آپ کی خدمت میں تھا تو ستر ہزار بار کلمہ طیبہ کا ختم کر کے آپ کی خدمت اَقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے اِتنا ختم کیا ہے اور اِس کا ثواب میں آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ آپ نے فوراً اپنے ہاتھ مبارک اُٹھائے اور دُعا کی اور دوسرے دِن حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ جس وقت میں دُعا کر رہا تھا فرشتوں کی فوجیں اِس کا ثواب لے کر آسمان سے آ رہی تھیں۔ وہ اِس قدر تھیں کہ زمین پر پاؤں رکھنے کی جگہ باقی نہ تھی اور یہ ختم میرے معاملے میں بہت مفید ثابت ہوا''۔ (حاجی حبیب مرحوم فرماتے ہیں) پھر آپ نے فرمایا' ایک ہزار دانے کی تسبیح تیار کریں اور آپ ہمیشہ تنہائیوں میں اُس پر کلمہ طیبہ کا ذکر زبان سے لیکن دِل کی موافقت کے ساتھ کیا کرتے تھے اور جمعہ والی رات کو حلقہ میں یہ تسبیح حاضر کی جاتی تھی اور اِجتماعی طور پر ایک ہزار بار دُرود شریف حضورِ اَنور ﷺ کے لئے پڑھا جاتا تھا۔ آپ کے تسبیح لینے کی اِبتداء اِس سے ہوئی ہے۔ پھر آپ نے مجھ (یعنی حاجی حبیب) سے فرمایا کہ جو کچھ میں نے تم سے کہا ہے' اِس پر تعجب نہ کرو۔ میں اپنا حال بھی تم کو بتاتا ہوں کہ میں ہر رات تہجد کے بعد اور سحر کے وقت پانچ سو مرتبہ کلمہ طیبہ پڑھ کر' محمد عیسیٰ' محمد فرخ' اور ام کلثوم (اپنے بچوں) کو جو فوت ہو چکے ہیں' بخشتا تھا۔

۴۶ ؎ تبلیغی نصاب (من وعن) ''فضائل ذکر'' فصل سوم از محمد زکریا صاحب دیو بندی۔

اَب پھر ہر رات محمد عیسیٰ کی روح سحر کے وقت آتی ہے اور مجھے بیدار کرتی ہے اور مجھے کلمہ طیبہ کے ختم کے لئے آمادہ کرتی ہے اور مجھے بیدار کرنے کے بعد چلی جاتی ہے اور وہ اپنے بھائی محمد فرخ اور اپنی بہن اُم کلثوم کی روحوں کو بلا کر لاتی ہے کہ چلو والد صاحب بیدار ہو گئے ہیں۔ جب تک میں وضو کر کے تہجد پڑھتا اور کلمہ طیبہ کو ختم کرتا وہ روحیں گرد و پیش رہتیں۔ اِسی طرح جس طرح ایک ماں روٹی تیار کرتی ہے اور چھوٹے بچے اُس کے گرد و پیش رہتے ہیں تا کہ اُنہیں روٹی دے دے۔ جب میں کلمہ طیّبہ کا ثواب اُن کو بخش دیتا تھا تو وہ روحیں چلی جاتی تھیں''۔ [۴۷]

ایک کُردی ڈاکو!

''کرد ایک قبیلہ کا نام ہے۔ اُس میں ایک شخص مشہور ڈاکو تھا۔ وہ اپنا قصہ بیان کرتا ہے کہ میں اپنے ساتھیوں کی ایک جماعت کے ساتھ ڈاکہ کے لئے جا رہا تھا، راستہ میں ہم ایک جگہ بیٹھے تھے۔ وہاں میں نے دیکھا کہ کھجور کے تین درخت ہیں۔ دو پر تو خوب پھل آ رہا ہے ایک بالکل خشک ہے۔ ایک چڑیا بار بار آتی ہے اور پھل دار درختوں پر سے ترو تازہ کھجور اپنی چونچ میں لے کر اُس خشک درخت پر جاتی ہے، ہمیں یہ دیکھ کر تعجب ہوا۔ میں نے دس مرتبہ اِس چڑیا کو کھجور لے جاتے دیکھا تو مجھے یہ خیال ہوا کہ اِس چڑیا کو دیکھوں کہ یہ چڑیا اِس کھجور کا کیا کرتی ہے؟ میں نے درخت کی چوٹی پر جا کر دیکھا کہ ایک اَندھا سانپ منہ کھولے پڑا ہے اور یہ چڑیا ترو تازہ کھجور اُس کے منہ میں ڈال دیتی ہے۔ مجھے یہ دیکھ کر اِس قدر عبرت ہوئی کہ میں رونے لگا۔ میں نے کہا میرے مولا! یہ سانپ جس کے مارنے کا حکم تیرے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے دیا، جب یہ اَندھا ہو گیا تو تو نے اِس کو روزی پہنچانے کے لئے چڑیا کو مقرر کیا اور میں تیرا بندہ تیری توحید کا اِقرار کرنے والا، میں لوگوں کو لوٹنے میں لگا ہوں۔ یہ کہنے پر میرے دِل میں یہ خیال ڈالا گیا کہ

[۴۷] حضرات القدس (فارسی) مرتبہ شیخ بدرالدین علیہ الرحمہ، مکاشفہ نمبر ۶ صفحہ ۹۵، چھاپہ محکمہ اوقاف، پنجاب لاہور ۱۹۷۱ء۔

میرا دروازہ توبہ کے لئے کھلا ہوا ہے۔ میں نے اُسی وقت اپنی تلوار توڑ ڈالی جو لوگوں کو لوٹنے میں کام دیتی تھی۔ اپنے سر پر خاک ڈالتا ہوا **اقالۃ اقالۃ** (درگزر' درگزر) چلانے لگا۔ مجھے غیب سے آواز آئی ہم نے درگزر فرمایا' درگزر فرمایا۔ میں اپنے ساتھیوں کے پاس آیا' وہ کہنے لگے تجھے کیا ہو گیا ہے؟ میں نے کہا میں مہجور تھا، اَب میں نے صلح کر لی۔ یہ کہہ کر میں نے سارا واقعہ اُن کو سنایا' وہ کہنے لگے ہم بھی صلح کرتے ہیں۔ یہ کہہ کر سب نے اپنی اپنی تلواریں توڑ دیں۔ ہم سب لُوٹ کا سامان چھوڑ کر اور اِحرام باندھ کر مکہ مکرمہ کے اِرادہ سے چل دیئے۔ تین دِن چل کر ایک گاؤں میں پہنچے تو ایک اَندھی بوڑھیا ملی اُس نے ہم سے میرا نام لے کر پوچھا کہ تم میں اِس نام کا کوئی کُردی ہے۔ لوگوں نے کہا کہ ہے۔ اُس نے کچھ کپڑے نکالے اور کہا کہ تین دن ہوئے میرا لڑکا فوت ہو گیا۔ اُس نے یہ کپڑے چھوڑے' میں تین دِن سے روزانہ حضورِ اَقدس ﷺ کو خواب میں دیکھ رہی ہوں' حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ اُس کے کپڑے فلاں کُردی کو دے دو۔ وہ کُردی کہتے ہیں کہ وہ کپڑے میں نے لے لئے اور ہم سب نے اُن کو پہنا''۔ [۴۸]

نوٹ: اِس سے معلوم ہوا کہ وصال شدہ کی طرف سے نیک لوگوں کو کپڑے دینا جائز ہیں جو لوگ اَیسے واقعات اپنی کتابوں میں لکھتے ہیں، اُن کے نظریات کے حامل لوگ فرقہ وارانہ تعصب کی بنا پر اپنے ہی علماء کو جھٹلاتے ہیں۔ کیا علم اِسی کو کہتے ہیں؟

میّت کے لئے اِستغفار:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کا اِرشادِ گرامی ہے:

مَاالْمَيِّتُ فِى الْقَبْرِ اِلَّا كَالْغَرِيْقِ الْمُتَغَوِّثِ يَنْتَظِرُ دَعْوَةً تَلْحَقُهٗ مِنْ اَبٍ اَوْاُمٍّ اَوْ اَخٍ اَوْ صَدِيْقٍ

---

[۴۸] فضائل صدقات جلد ۲ ص ۴۷۷ از محمد زکریا صاحب دیو بندی چھاپہ ایچ ایم سعید کمپنی ادب منزل پاکستان چوک کراچی۔

فَاِذَا لَحِقَتْهُ کَانَ اَحَبُّ اِلَیْهِ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی لَیُدْخِلُ عَلٰی اَهْلِ الْقُبُوْرِ مِنْ دُعَآءِ اَهْلِ الْاَرْضِ اَمْثَالَ الْجِبَالِ وَ اِنَّ هَدْیَةَ الْاَحْیَاءِ اِلَی الْاَمْوَاتِ الْاِسْتِغْفَارُ لَهُمْ ۴۹

''قبر میں میت کی حالت اُس ڈوبنے والے شخص کی طرح ہوتی ہے جو مدد طلب کرنے کے لئے لوگوں کو پکارتا ہے وہ ماں، باپ، بھائی یا دوست کی طرف سے (قبر میں) دُعا کا منتظر ہوتا ہے پھر جب اُسے دُعا پہنچ جاتی ہے تو وہ دُعا اُسے دُنیا اور دُنیا کی تمام نعمتوں سے زیادہ پیاری ہوتی ہے اور اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) زمین والوں کی دُعا سے قبر والوں کو ثواب کے پہاڑ عطا فرماتا ہے اور یقیناً وصال شدہ لوگوں کے لئے زندوں کا تحفہ اِستِغفار ہے''۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَیَرْفَعُ الدَّرَجَةَ لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِی الْجَنَّةِ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ اَنّٰی لِیْ هٰذِهٖ؟ فَیَقُوْلُ بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِکَ لَکَ ۵۰

''اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ جلالہٗ) جنت میں نیک بندے کے درجے بلند فرماتا ہے۔ وہ (بندۂ مومن) عرض کرتا ہے، اے میرے رب! مجھے یہ (بلندیٔ درجات) کہاں سے ملی؟ ربُّ العالمین اُس سے فرماتا ہے، تیرے لئے تیرے بچے کے بخشش

۴۹ مشکوٰۃ ص ۲۰۶، المیزان الاعتدال ص ۳۰۷، لسان المیزان لابن حجر جلد ۵ ص ۳۳۹، کنز العمال حدیث نمبر ۴۲۹۷، الاعتصام (غیر مقلد) جلد ۳۲ شمارہ ۱۳۔۱۲، ص ۲۳/ ۱۴۔۱۷۔۱۱۴ اکتوبر ۱۹۸۰ء۔
۵۰ مسند احمد جلد ۲ ص ۵۰۹، مشکوٰۃ ص ۲۰۶۔۲۰۵، مجمع الزوائد جلد ۱۰ ص ۲۱۰، ابن کثیر جلد ۷ ص ۴۰۹، (الشعب)، الاعتصام (ترجمان غیر مقلدین) ۱۷۔۲۔۱۱۷ کتوبر ۱۹۸۰ جلد ۳۲ شمارہ ۱۳۔۱۴/ ۲۳۰۔

طلب کرنے (دُعائے مغفرت کرنے) کی وجہ سے تیرا درجہ بلند کیا گیا ہے"۔

نوٹ: صاحبِ مرقاۃ حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمہ اِس مقام پر تحریر فرماتے ہیں: "یہاں عبدِ صالح سے مراد گنہگار مسلمان ہے جو بخشش کی صلاحیت و قابلیت رکھتا ہے۔ پہلے وہ عذابِ قبر میں گرفتار ہوتا ہے کہ اَچانک عذاب موقوف ہو کر جنت کی کھڑکی کھل جاتی ہے"۔

دوسرے یا تیسرے دن دُعا اور اِستغفار کا واقعہ:

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ کو اُن کے جرم کی سزا میں رجم کیا گیا۔ (اِس واقعہ کے بعد) لوگوں کے دو گروہ ہو گئے۔ ایک کہتا (حضرت) ماعز (رضی اللہ عنہ) تباہ ہو گیا۔ گناہ نے اُس کو گھیر لیا۔ دوسرا کہتا کہ (حضرت) ماعز (رضی اللہ عنہ) سے بہتر کسی کی توبہ نہیں۔ وہ (یعنی حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ) جنابِ سرکارِ کائنات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اپنا ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نورانی دستِ مبارک میں رکھ دیا اور عرض کرنے لگے مجھے پتھروں سے مار دیجئے۔ دو تین دِن تک لوگ یہی کہتے رہے (یعنی تباہ ہو گیا اور بہتر توبہ کی) پھر دوسرے یا تیسرے دِن (یعنی دوجے یا تیجے دِن) رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ کے ہاں) بیٹھے ہوئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام فرمایا اور بیٹھ گئے۔

فَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا لِمَاعِزِ ابْنِ مَالِكٍ
فَقَالُوْا غَفَرَ اللّٰهُ لِمَاعِزِ ابْنِ مَالِكٍ

"پھر فرمایا: ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ کے لئے اِستغفار کرو۔ چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بخشش کے لئے دُعا کی، کہا اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم حضرت) ماعز بن مالک (رضی اللہ عنہ) کی بخشش فرمائے"۔ پھر رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا کہ ماعز (رضی اللہ عنہ) نے اَیسی توبہ کی ہے کہ اگر وہ توبہ ایک اُمّت کے لوگوں میں تقسیم کر دی جائے تو سب کو کافی ہو جائے''۔ ۵۱؎

فوت شدہ اِیمان والے کے لئے ہاتھ اُٹھا کر دُعا کرنا:

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ حنین سے فارغ ہوئے تو اُنہوں نے حضرت ابو عامر اشعری (حضرت عبید بن سلیم رضی اللہ عنہ) کو سردار بنا کر اور ایک لشکر دے کر اَوطاس کی طرف بھیجا۔ وہاں درید بن صمہ کافروں کے سردار سے مقابلہ ہوا۔ درید مارا گیا اور اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم نے اُس کے ساتھیوں کو شکست دی۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' مجھے بھی حضرت ابو عامر (رضی اللہ عنہ) کے ساتھ اَوطاس کے مقام پر بھیج دیا گیا تھا۔ اِس لڑائی کے دوران ایک تیر حضرت ابو عامر رضی اللہ عنہ کے گھٹنے پر لگا جو ایک جشمی شخص نے مارا تھا۔ آپ زخمی ہو گئے۔ تیر آپ کے گھٹنے میں گھس گیا۔ (حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں اُن کے پاس گیا' پوچھا' چچا صاحب یہ تیر کس نے مارا ہے؟ اُنہوں نے اُس جشمی کی طرف اِشارہ کیا اور کہنے لگے یہی میرا قاتل ہے۔ چنانچہ میں نے اُس کا پیچھا کیا' اُس نے جب مجھے دیکھا تو بھاگا۔ میں اُس کے پیچھے بھاگا اور کہنا شروع کیا' او بے حیا! کیا تو عرب نہیں ہے؟ تو ٹھہرتا کیوں نہیں؟ یہ سن کر وہ ٹھہر گیا پھر میرا اُس سے مقابلہ ہوا اُس نے بھی وار کیا میں نے بھی وار کیا یہاں تک کہ میں نے اُسے واصلِ جہنم کیا۔ پھر لوٹ کر (حضرت) ابو عامر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ میں نے کہا' اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم نے تمہارے قاتل کو مارا۔ حضرت ابو عامر رضی اللہ عنہ نے فرمایا' اَب یہ تیر نکالو جب میں نے تیر نکالا تو (حضرت) ابو عامر رضی اللہ عنہ

۵۱؎ مسلم جلد۲ ص ۶۸۔۶۷' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۸ ص ۸۳' جلد۸ ص ۲۱۴' دار قطنی جلد۳ ص ۹۲' مشکل الآثار جلد۱ ص ۱۸۲' الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد۲ ص ۲۵۔

فرمانے لگے اے بھتیجے! رسول اللہ ﷺ کے پاس جانا اور میرا اسلام عرض کرنا اور یہ بھی عرض کرنا کہ **یَقُوْلُ لَکَ اَبُوْ عَامِرٍ اَنِ اسْتَغْفِرْلِیْ** (بخاری شریف کے اَلفاظ میں **وَقُلْ لَّهُ اسْتَغْفِرْلِیْ**) ''ابو عامر گزارش کرتا تھا کہ میری بخشش کے لئے دُعا فرمائیے'' (حضرت) ابو عامر رضی اللہ عنہ نے مجھے اپنا خلیفہ بنا دیا۔ بعد ازیں تھوڑی دیر کے لئے زندہ رہے پھر شہید ہو گئے۔ جب میں لوٹ کر آیا تو آپ ﷺ کی خدمتِ اَقدس میں حاضر ہوا' آپ ﷺ ایک (عظیم الشان) کوٹھڑی میں بان سے بنی ہوئی (عظیم) چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے اِس پر بستر بھی نہ تھا۔☆ چنانچہ آپ ﷺ کی نورانی پشت مبارک میں بان کے نشانات پڑ گئے۔ میں نے اپنا اور اپنے چچا (حضرت) ابو عامر (رضی اللہ عنہ) کا حال بیان کیا۔ میں نے یہ بھی عرض کیا کہ حضرت ابو عامر (رضی اللہ عنہ) نے دُعا کی درخواست کی تھی آپ (ﷺ) نے پانی منگوایا اور وضو شریف فرمایا' پھر اپنے ہاتھ مبارک اُٹھائے اور دُعا فرمائی: **اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ اَبِیْ عَامِرٍ** ''اے اللہ (جَلَّ جلالک) عبید ابو عامر کو بخش دے''۔ آپ ﷺ نے دُعا کیلئے اپنے ہاتھ مبارک اُٹھائے کہ میں نے آپ ﷺ کی نورانی بغلوں مبارک کی سفیدی دیکھی پھر آپ ﷺ نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کیا:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَوْقَ كَثِيْرٍ مِّنْ خَلْقِكَ اَوْمِنَ النَّاسِ

''اے میرے اللہ (جَلَّ جلالک) قیامت کے دِن اُس (ابو عامر رضی اللہ عنہ) کو اپنے بہت سے بندوں سے بڑھ کر (یعنی زیادہ مرتبے والا) فرما''۔ میں نے عرض کیا میرے لئے بھی دُعا فرما دیجئے۔ آپ ﷺ نے اللہ جَلَّ جلالہٗ کی بارگاہ میں عرض کیا:-

---

☆ جس چیز کا تعلق رسولِ کریم ﷺ سے ہو جاتا ہے وہ چیز دیکھنے میں معمولی ہی کیوں نہ ہو مگر عظیم الشان ہو جاتی ہے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ قَیْسٍ ذَنْبَہٗ وَاَدْخِلْہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مَدْخَلًا کَرِیْمًا ۵۲؎

''اے میرے اللہ (جَلَّ جلالک)! عبداللہ بن قیس (یعنی ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) کے گناہ بخش دے اور قیامت کے دِن اِس کو عزت کی جگہ (بہشت میں) داخل فرما''۔

فوت شدہ کے لئے دُعا:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَنْہُ عَمَلُہٗ اِلَّا مِنْ ثَلَاثَۃٍ اِلَّا مِنْ صَدَقَۃٍ جَارِیَۃٍ اَوْ عِلْمٍ یُّنْتَفَعُ بِہٖ اَوْوَلَدٍ صَالِحٍ یَّدْعُوْا لَہٗ ۵۳؎

''جب اِنسان مرجاتا ہے تو اُس کے اَعمال کا سلسلہ کٹ جاتا ہے سوائے تین اَعمال کے: (۱) صدقہ جاریہ (دائمی خیرات یعنی اَیسا عمل جس کا ثواب جاری رہتا ہے)۔ (۲) اَیسا علم جس سے (لوگوں کو) نفع پہنچتا رہے اور (۳) یا وہ نیک

۵۲؎ بخاری باب غزوۂ اوطاس جلد۲ ص ۶۱۹، بخاری باب الوضوء عندالدعا جلد۲ ص ۹۴۴، بخاری باب نزع السھم من البدن جلد۱ ص ۴۰۴، مسلم جلد۲ ص ۳۰۳، دلائل النبوۃ جلد۵ ص ۱۵۳، البدایہ والنہایہ جلد۴ ص ۳۳۹، کنز العمال حدیث نمبر ۳۰۲۵۶، جلد۱۰ ص ۳۶۷، حدیث نمبر ۳۳۶۰۲، جلد۱۱ ص ۵۶۶، فتح الباری جلد۸ ص ۵۱، جلد۱۱ ص ۲۲۴، جلد۶ ص ۱۰۰، عمدۃ القاری جلد۱۲ جز ۲۳ ص ۱۲، جلد۷ جز ۱۴ ص ۱۶۹، جلد۹ جز ۱۷ ص ۳۰۱۔ ۵۳؎ مسند احمد جلد۲ ص ۳۷۲، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۶ ص ۲۷۸، شرح السنۃ للبغوی جلد۱ ص ۲۳۷، مشکل الآثار جلد۱ ص ۹۵، ابوداؤد جلد۲ ص ۴۲، مشکوٰۃ ص ۳۲، مرآۃ جلد۱ ص ۱۸۸، کنز العمال جلد۵ ص ۹۵۲ حدیث نمبر ۴۳۶۵۵، ہفت روزہ الاعتصام (ترجمان غیر مقلدین) ص ۲۱/۲۰۲ جلد۲۳ شمارہ ۱۴۔۱۱۳ اکتوبر ۱۹۸۰ء، المغنی لابن قدامہ جلد۳ ص ۵۲۱۔

بچہ (اَولاد) جواُس کے لئے (یعنی ماں باپ کے مرنے کے بعد) دُعا کرے''۔

ایک سال سے ثواب کی تقسیم:

''حضرت قاضی ابوبکر بن عبدالباقی انصاری علیہ الرحمہ نے حضرت سلمہ بن عبید علیہ الرحمہ سے روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت حماد مکی علیہ الرحمہ نے بتایا کہ ایک رات میں مکہ مکرمہ کے قبرستان کی طرف گیا اور ایک قبر پر سر رکھ کر سو گیا تو دیکھا کہ قبر والے حلقہ در حلقہ کھڑے ہیں تو میں نے اُن سے دریافت کیا' کیا قیامت قائم ہو گئی؟ اُنہوں نے کہا، نہیں' ہاں! اَلبتہ ہمارے ایک بھائی نے سورۃ الاخلاص پڑھ کر ہم کو ثواب پہنچایا تو وہ ثواب ہم ایک سال سے تقسیم کر رہے ہیں''۔ ۵۴

حضرت اِمام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ فرماتے ہیں'

اِذَا دَخَلْتُمُ الْمَقَابِرَ فَاقْرَأُوْا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَّا لْمُعَوَّذَتَيْنِ وَاجْعَلُوْا ذٰلِكَ لِاَهْلِ الْمَقَابِرِ فَاِنَّهٗ يَصِلُ اِلَيْهِمْ ۵۵

''جب تم قبرستان میں داخل ہو تو سورۃ الفاتحہ' سورۃ الاخلاص اور معوّذتین ۵۶ پڑھو اور اُن کا ثواب اہلِ قبور کو پہنچا دو۔ کیونکہ یہ اُنہیں پہنچتا ہے''۔

کافر کے لئے اِیصالِ ثواب نہیں' واقعہ:

حضرت عَمرو بن شعیب علیہ الرحمہ اپنے والد سے، وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ عاص بن وائل (جو کافر تھا اُس) نے (اپنے بیٹوں کو) وصیت کی کہ (میرے مرنے کے بعد) میری طرف سے سو غلام آزاد کئے جائیں۔ چنانچہ اُس کے (ایک) بیٹے (حضرت ہشام رضی اللہ عنہ جو قدیم الاسلام ہیں' مکہ مکرمہ میں ہی

---

۵۴ شرح الصدور ص ۲۹۶۔ ۵۵ شرح الصدور ص ۲۹۷۔ ۵۶ آخری دو قل شریف بھی یعنی سورۃ الفلق اور سورۃ الناس۔

اِسلام لے آئے تھے) نے اُس کی طرف سے پچاس غلام آزاد کر دیئے، پھر اُس کے دوسرے بیٹے (حضرت) عَمر و بن عاص (رضی اللہ عنہ جو مشہور صحابی ہیں) نے اِرادہ کیا کہ اُس کی طرف سے باقی پچاس غلام آزاد کر دوں تو اُنہوں نے کہا (پھر میرے دِل میں خیال آیا) کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ کر ہی اَیسا کروں گا۔ چنانچہ وہ نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اَقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) میرے باپ نے وصیت کی تھی (کہ اُس کے مرنے کے بعد) سو غلام آزاد کرنا۔ (حضرت) ہشام (رضی اللہ عنہ) نے اُس کی طرف سے پچاس غلام آزاد کر دیئے ہیں اور پچاس باقی ہیں تو کیا میں اُس کی طرف سے یہ غلام آزاد کر دوں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّهٗ لَوْ كَانَ مُسْلِمًا فَاَعْتَقْتُمْ عَنْهُ اَوْ تَصَدَّقْتُمْ عَنْهُ
اَوْ حَجَجْتُمْ عَنْهُ بَلَغَهٗ ذٰلِكَ ۵۷

''اگر وہ مسلمان ہوتا اور تم اُس کی طرف سے غلام آزاد کرتے، صدقہ دیتے یا اُس کی طرف سے حج کرتے تو اُسے (اِن اَعمال کا) ثواب پہنچتا''۔ (اِس حدیث شریف سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ صدقہ کافر کے لئے مفید نہیں ہے اور اُسے عذاب سے نجات نہیں دِلائے گا۔ اِس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مسلمان کو مالی اور بدنی عبادتوں کا ثواب پہنچتا ہے)۔

---

۵۷ ابوداؤد جلد۲ ص۴۳، مشکوٰۃ ص۲۶۴ (عربی)، السنن الکبریٰ للبیھقی جلد۶ ص۲۷۹، المغنی لابن قدامہ جلد۳ ص۵۰۴ (مختصراً)۔

فاتحہ شریف یا ختم شریف پڑھنے کا طریقہ

باوضو قبلہ رخ دوزانو بیٹھیں، سامنے شیرینی حلال وطیب کمائی اور صفائی سے تیار کی ہوئی کل یا جز، ساتھ ہی پانی بھی سامنے رکھیں اور برکت کے لئے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پڑھیں، پھر قرآنِ مجید سے کچھ سورتیں اور چہار قل شریف درج ذیل طریقہ سے پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ○ لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ○ وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ○ وَلَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ○ وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ○ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○ لَمْ يَلِدْ ۵ وَلَمْ يُوْلَدْ ○ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ○ (تین بار)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ○ۙ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ○ۙ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ
اِذَا وَقَبَ ○ۙ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ○ۙ
وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ○ۙ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ○ۙ مَلِكِ النَّاسِ ○ۙ اِلٰهِ النَّاسِ ○ۙ
مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۵ۙ الْخَنَّاسِ ○ۙ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ
فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ○ۙ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○ۙ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ۙ مٰلِكِ
یَوْمِ الدِّیْنِ ○ؕ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ○ؕ اِهْدِنَا
الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ۙ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ۶ۙ
غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ○ آمین!

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝

الٓمّٓ ۝ ذٰلِكَ الۡكِتٰبُ لَا رَيۡبَ ۛۚ فِيۡهِ ۛۚ هُدًى لِّلۡمُتَّقِيۡنَ ۝
الَّذِيۡنَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡغَيۡبِ وَ يُقِيۡمُوۡنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا
رَزَقۡنٰهُمۡ يُنۡفِقُوۡنَ ۝ وَالَّذِيۡنَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِمَآ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ
وَمَآ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِكَ وَبِالۡاٰخِرَةِ هُمۡ يُوۡقِنُوۡنَ ۝ اُولٰٓـئِكَ
عَلٰى هُدًى مِّنۡ رَّبِّهِمۡ ۖ وَ اُولٰٓـئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ۝
وَاِلٰهُكُمۡ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحۡمٰنُ الرَّحِيۡمُ ۝
اِنَّ رَحۡمَتَ اللّٰهِ قَرِيۡبٌ مِّنَ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ۝ وَمَآ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا
رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ ۝ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنۡ رِّجَالِكُمۡ وَ
لٰكِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَىۡءٍ
عَلِيۡمًا ۝ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓـئِكَتَهٗ يُصَلُّوۡنَ عَلَى النَّبِىِّ ؕ
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَيۡهِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِيۡمًا ۝

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيۡكَ يَا سَيِّدِىۡ يَا رَسُوۡلَ اللّٰهِ
وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصۡحَابِكَ يَا سَيِّدِىۡ يَا حَبِيۡبَ اللّٰهِ

WWW.SEEDHARASTAH.COM

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا نَبِیَّ اللہِ
وَ عَلٰی آلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا سَیِّدِیْ یَا نُوْرَ اللہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَارَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ
وَعَلٰی آلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَاسَیِّدِیْ یَاخَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ

اگر وقت ہو اور مناسب سمجھیں تو دُرودِ تاج بھی ایک بار اور یہ بھی ایک بار

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّعْدَنِ الْجُوْدِ
وَالْکَرَمِ وَ اٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ٥ سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ
عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ
الْعَالَمِیْنَ ٥ اَللہُ اَکْبَرُ اَللہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَرُ
اَللہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

پڑھنے کے بعد محفل میں موجود بڑے بزرگ، شیخ اور اُستاد سے دُعائیں کرائیں۔ کہ لَا یَرُدُّ الْقَدْرُ اِلَّا الدُّعَاءَ کہ تقدیر نہیں بدلتی مگر دُعا سے اور اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ ''دُعا عبادت کا مغز ہے''۔

بندے رب دے دُعا کر کے تقدیر بدل دیندے
اے لوح و قلم والی تحریر بدل دیندے

دُعا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ اَصْحَابِ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ الٰہی میرے دِل میں تو اپنی اور اپنے پیارے محبوب نبی کریم ﷺ، صحابہ کرام، اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم، اولیاء کرام، بزرگان دین رحمہم اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا فرما۔ میرے دِل میں مسجد کی محبت پیدا فرما، الٰہی مجھے باجماعت نماز اَدا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ یا اِلٰہی مجھے متقی، پرہیز گار، صالح اور اَیسے اِمام کی اِمامت میں نماز باجماعت نصیب فرما، جس کا دِل تیری محبت سے منور ہو، جو رسولِ کریم رؤف و رحیم ﷺ کا سچا عاشق اور دیوانہ ہو، جو صحابہ کرام، اہلبیت عظام اور اولیاء کرام رضی اللہ عنہم کی عظمتوں اور رفعتوں کا قائل ہو، بے اَدب اور بدتمیز اِمام کی اِمامت سے بچانا۔ مجھے بزرگوں کا اِحترام کرنے والا اور چھوٹوں سے پیار کرنے والا بنا۔ مجھے ہر قسم کی منافقت، شرک و کفر اور گستاخی و بے اَدبی سے بچانا۔ اِلٰہی جب تک میں زندہ رہوں، تیری اور رسولِ کریم رؤف و رحیم ﷺ کی محبت میں زندہ رہوں اور جب دُنیا سے جاؤں تو اِیمان کی سلامتی کے ساتھ دُنیا سے جاؤں زبان پر جاری ہو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور مرتے وقت دیدارِ مصطفیٰ کریم ﷺ ہو اور ساتھ ہی

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحَابِکَ یَا سَیِّدِ یْ یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ کا وِرد ہو رہا ہو۔

اَللّٰھُمَّ تَوَفَّنِیْ مُسْلِماً وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصَّالِحِیْنَ وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ. آمین!

مدیر اعلیٰ ماہنامہ "سیدھا راستہ" لاہور **مُنیر احمد یُوسفی** (ایم-اے) **کی تالیفات**

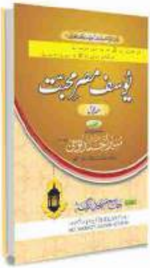

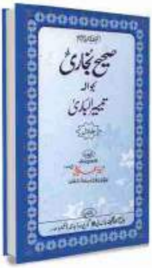

اشاعتِ دین اسلام کے لیے آپ اپنے عطیات اس بینک اکاؤنٹ میں بھی جمع کروا سکتے ہیں۔
بینک اکاؤنٹ نمبر 06180017185303 حبیب بینک شاد باغ لاہور۔

(ہیڈ آفس) **جامع مسجد نگینہ**

977-A بلاک B-III گجرپورہ (چائنہ) سکیم لاہور Ph: 042-36880027-28,0300-4274936
Web: www.seedharastah.com E-mail: info@seedharastah.com